حریم مریم
از

عکسِ ناظم

شاعر کا نام	ناظم حسین
قلمی نام	ناظم زرسنّر (Nazim ZarSinner)
تاریخِ ولادت	08 دسمبر 2000ء
جائے ولادت	چک چھوٹی شفیع، پاکپتن، پاکستان
والد کا نام	خادم حسین
زبانیں	پنجابی، اردو، انگریزی
ازدواجی حیثیت	شادی شدہ
کتب	بیاضِ ہوس، سائرِ فطرت، حریم مریم، حورانِ ارم، شہر حریر
	Convexities
رابطہ	WhatsApp: +92 3036906366
	Facebook: Nazim ZarSinner
	Email: nazimhussainsinner@gmail.com

انتساب

ترجمانِ حقیقت اور سفیرِ جذبات

ساحر لدھیانوی

کے نام

پیشِ لفظ

"حریم مریم" میں شامل نظمیں میرے دل کے بہت قریب ہیں اور انھیں میں اپنی اب تک کی بہترین تخلیقات قرار دیتا ہوں۔

نظم "منتظر ہے عشق" میری پہلی رومانوی نظم تھی، "سحرِ وفا" محبت کی ایک بہت میٹھی اور سرورانگیز داستان، "روبینہ اشرفی" ایک ایرانی لڑکی کی یاد میں لکھی گئی، "منتظر حسینہ" تنہائی میں تڑپتی ہوئی حسینہ کی اپنے محبوب کے انتظار کی جھلک، "تلافی" ایک رومانوی اور معاشی امتزاج۔ یہ نظمیں ایسی ہیں کہ جب اِن کو پڑھتا ہوں تو اپنے آپ پر فخر بھی ہوتا ہے اور حیرانی بھی کہ اتنی خوبصورت شاعری میں نے کس طرح تخلیق کی۔

اس مجموعے کی زیادہ تر نظمیں اختر شیرانی کے رنگ میں لکھی گئی ہیں۔ زیادہ تر نظمیں نومبر 2019ء اور جولائی 2020ء کے درمیان میں لکھی گئیں، یہ عرصہ میری شاعرانہ زندگی میں رومانوی انقلاب کی حیثیت رکھتا ہے۔

"بیاضِ ہوس" اور "سائرِ فطرت" کے بعد یہ میری نظموں کا تیسرا مجموعہ ہے۔ جس پر مارچ 2022ء تک لکھی جانے والی قریباً تمام نظموں کی اشاعت کا کام مکمل ہو جاتا ہے۔

ناظم زرسنر

آؤ بچھڑیں۔۔۔

آؤ بچھڑیں بھی تو کچھ سوچ سمجھ کر بچھڑیں

یاد ہوگا تمھیں یہ وہی جگہ ہے کہ جہاں
اپنی اِس زندگی میں پہلی ملاقات ہوئی
ہچکچاتے ہوئے لہجوں کے توسّط سے یہیں
بیچ اپنے تھی محبّت کی کوئی بات ہوئی

کوئی وعدہ، کوئی اقرار، کوئی عہدِ وفا
گر ہوا تھا بھی تو اِس نخلِ حنا کے نیچے
تھام رکھا تھا اِسی شاخ کو تم نے اُس وقت
جس پہ جاتے ہوئے ہم نے لکھے تھے نام اپنے

یہ ندی اور گلابوں کے چمن جانتے ہیں
جو ارادے کیے تھے ہم نے نبھانے کے کبھی
ساتھ میں جینے کی مرنے کی جو قسمیں کھائیں
وار سہنے کے ارادے وہ زمانے کے سبھی

زندگی بھر یہی وعدے ہمیں پھر دیں گے سزا
جن کو ہم توڑ رہے ہیں بڑی بے دردی سے
پیار کرنے کے لیے بعد میں جو آئیں گے
اپنی ناکام محبّت کی گواہی دیں گے

جن میں شامل ہے ہماری ہی محبّت کا لہو
آؤ! وہ نام و نشاں سارے مٹا کر جائیں
زندگی بھر کبھی پھر یاد نہ آئیں ایسے
سبھی قسمیں سبھی وعدے وہ بھلا کر جائیں

جن کی بنیاد رکھی تھی وفا کے وعدوں پر
وہ محل اپنے بھروسے کا زمیں بوس نہ ہو
پھر کبھی جب ملیں کوئی نہ ندامت ہو ہمیں
ایسے بچھڑیں کہ بچھڑنے کا بھی افسوس نہ ہو

رنج شکوے گلے ہم سارے مٹا کر جائیں
ہم کو اک دوسرے سے کوئی شکایت نہ رہے
اِس سلیقے سے بچھڑنے کی ضرورت ہے ہمیں
ہم نہ دشمن ہوں گو آپس میں محبّت نہ رہے

آؤ بچھڑیں بھی تو کچھ سوچ سمجھ کر بچھڑیں

08 اپریل 2020ء

آغاز

کئی دنوں سے کہیں کھوئی کھوئی رہتی ہو
میں دیکھتا ہوں تمھیں جب بھی، سوچ میں گم ہو
خیال کیا ہے کیا جس نے سب سے ناواقف
مجسمہ ہے ترا یا کھڑی یہاں تم ہو؟

کسی سے بات بھی کرتی نہیں ہو اب تم تو
بتایا کل ہی ہے تیری سہیلیوں نے مجھے
اداس اداس سی رہتی ہو اب تو گھر میں بھی
سبھی ہیں کہتے کہ دیکھا ہے بس اداس تجھے

سنا ہے نقش بنا کر سفید کاغذ پر
ہو رکھ رہی کئی ایام سے کتابوں میں
تمام وقت گزرتا تھا پہلے پڑھنے میں
گزرتا دن بھی ہے اب ان کے سے خوابوں میں

کبھی سکون سے ہر اک کی بات سنتی تھیں
ہے کوئی بولتا، غصے سے پھول جاتی ہو
کسی سے ملتے ہوئے باتیں ایسے کرتی ہو
کہ جیسے اپنا بھی تم نام بھول جاتی ہو

بدلتی کروٹیں تم شب گزار دیتی ہو
کہ نیند بھی تمھیں آتی تمام رات نہیں
یہ راز تم چھپا کے بھی چھپا نہیں سکتیں
بسے ذہن میں جو مرے کیا ہے گر وہ بات نہیں؟

22جنوری2020ء

ارمان

تمھیں خبر ہی نہیں ہے تم مجھ کو کس قدر ہو حسین لگتی
جہان بے رنگ میں منزّل ہو حورِ پردہ نشین لگتی

جی چاہتا ہے میں تم کو ان نیلے آسمانوں میں لے کے اڑ جاؤں
تمھارے بستر، تمھارے کمرے کو پھولوں کی بارشوں سے مہکاؤں

دوں شام ہوتے ہی سب سے مہنگا سنہری تم کو لباس پہنا
تمھاری خالی کلائیوں میں لا کے دوں ہیروں کے گجرے پہنا

تمھارے آگے جھکا دوں عالم بنا کے تم کو جہاں کی ملکہ
کبھی بھی کچھ بیچ ہو نہ حائل، ہوں میری آنکھیں تمھارا چہرہ

مگر میں پھر سوچتا ہوں کیسے کروں میں اظہارِ پیار تم سے
زباں نہ کہہ پائی میری آنکھوں نے جو کہا بار بار تم سے

06اپریل2021ء

خودکشی

نہ ہوگا اور کوئی میرا قاتل
میں خود اپنے نشانے پر کھڑا ہوں
ارادہ خودکشی کا کر لیا ہے
میں دریا کے نشانے پر کھڑا ہوں

29مارچ2021ء

اظہار

مرے سامنے جب
تم آتے ہو، دھڑکن مرے دل کی تھم کر
تمناؤں کی ایسی سرسبز وادی میں کھو سی ہے جاتی
کہ جس کے ہر اک پھول پر تیری پیاری سی تصویر کندہ ہے فطرت نے کر دی
کہ جس طرح برسوں سے تاریک کمرے میں پھر روشنی جگنوؤں نے ہو بھر دی
جہاں تتلیاں نیلے پھولوں پہ ہوں بیٹھ کر مسکراتی
دھنک آسماں پر سجے برکھا تھم کر
دلہن کے کھلیں لب

تمھیں کیا خبر ہو
کہ میں ایسے جذبات میں بہہ رہی ہوں
جنھیں اہلِ دل خوشبوؤں سے مہکتا ہیں ہر نام دیتے
عجب دل لگی سی، مگر میرے نزدیک میری طبیعت کی یہ سادگی ہے
تمھیں پوچھنا چاہیے خود سے یہ میری غلطی ہے یا بہتریں زندگی ہے
یہ جذبہ کہ جھونکے ہیں جس میں پر اسرار پیغام دیتے
سمجھتے ہو جو درد میں سہہ رہی ہوں ؟
مری تم سحر ہو

یہ لے، یہ ترنم
کوئی طرزِ جذبات کی بے زباں کی
جو اک سنگ دل کو گداز اپنے لہجے میں پگھلا رہی ہے
تمھیں ایک لڑکی کی اٹھتی نگاہوں سے نظریں چرانے کی عادت پڑی ہے
ادھر بھی نظر، منتظر حوروں سی کوئی مہوش ترے راستے میں کھڑی ہے
کہ جس کی نزاکت تمھیں یہ بتاتے بھی شرما رہی ہے
اُسے چاہیے بس وفا مہرباں کی
"ہاں!" اور اک تبسّم

06 اکتوبر 2021ء

ابھی نہیں

کل خوشگوار رات تھی، مستی سی چھا گئی
سونے لگا، وہ میرے تصوّر میں آ گئی

سادہ لباس میں پری پیکر لگی مجھے
روشن حسیں جبیں مہ و اختر لگی مجھے

آغازِ گفتگو کیا اُس نے سلام سے
وہ سامنے کھڑی تھی بصد احتشام سے

گردن جھکی، نظر میں عجب ہی سرور تھا
لگتا ہے دور رہ کے بدن چور چور تھا

میں نے یہ پوچھا "تم کہاں رہتی ہو میری جاں ؟
یہ دوریاں مٹا دو جو ہیں اپنے درمیاں

تم کون ہو؟ یہ پوچھتے ہیں لوگ سب مجھے
ملنے کو آ رہی ہو حقیقت میں کب مجھے ؟"

کہنے لگی "بتاؤں گی لیکن ابھی نہیں
میں تم سے ملنے آؤں گی لیکن ابھی نہیں

یہ دوریاں مٹاؤں گی لیکن ابھی نہیں
میں آپ کی ہو جاؤں گی لیکن ابھی نہیں"

رخصت سلامِ حسن ہوئی کر کے مہ جبیں
کانوں میں رس ہے گھولتا "لیکن ابھی نہیں"

03 فروری 2020ء

اکیسویں سالگرہ

حریم خواب میں بادِ صبا تھی جب مہکی
تو اس سے کھل گئی تھی آنکھ میری ملکہ کی

وہ نیند سے بھری آنکھیں کھلیں سحر کے لیے
کہ منتظر تھیں کنیزیں بس اک نظر کے لیے

نئے لباس میں پریاں تھیں انتظار میں محو
ہر ایک گوشہ نظر آتا تھا بہار میں محو

سمن کے پانی سے غسلِ سمن کیا پہلے
اور اُس کے بعد کیا سجدۂ رضا پہلے

حریر و پرنیاں کے آٹھ تھے لباس نئے
سجائے جو کہ گئے تھے سنہرے تاروں سے

پسند خود کیا اور اپنی آرسی کر لی
تھمائی اُن کو تیغ ایک گئی سونے کی

نئے ہی رنگ سے اُن کا شباب مہکا تھا
لباسِ زرد کہ جیسے گلاب مہکا تھا

گلوں کی نکہتیں آ کر نثار ہوتی تھیں
وہ حسن حوریں بھی جس پر نثار ہوتی تھیں

میں اپنے تخت پہ بیٹھا تھا منتظر اُن کا
خوشی سے چہرہ دمکتا تھا ساری پریوں کا

تھا انتظار میں دربار، گہری خاموشی
کہ سارے ملک کی ملکہ کی واں پہ آمد تھی

کروڑوں پھولوں سے مہکی ہوئی تھیں سب گلیاں
سلام کے لیے، جب آئیں، جھک گئی پریاں

نرالی طرز سے اُس روز خوش لباس تھیں وہ
اُٹھی نہ ایک بھی یاں تک کہ میرے پاس تھیں وہ

جب آئیں، ہاتھ کا اُن کے لیا میں نے بوسہ
بٹھا کے تخت پہ اپنے اُنھیں سلام کہا

قیام کی دی اجازت اُنھوں نے پریوں کو
نثار اُن پہ کیا میں نے سرخ پھولوں کو

شروع ہو گیا پھر سلسلہ تحائف کا
اُنھیں سنہرا نیا تاج میں نے پہنایا

اور اُس کے بعد سبھی پریاں تحفے لاتی رہیں
وہ اُن سے ملتی رہیں اور مسکراتی رہیں

پھر اُن کے تخت پہ میں اُن کے ساتھ بیٹھ گیا
تمام پریوں نے گایا ترانہ رفعت کا

کہا یہ میں نے کہ "ملکہ ہزاروں سال جئیں
سدا جوان رہیں اور میرے ساتھ رہیں"

کہا یہ ملکہ نے "مجھ کو ملا بہت ہے سکوں
میں آپ اور سبھی پریوں سے بہت خوش ہوں"

وہ خادماؤں کے سائے میں پھر محل کو چلیں
یوں میری ملکہ بھی اکیس سال کی ہو گئیں

24 مارچ 2020ء

الجھن

بے وفا میں بھی ہوں اور تم بھی وفادار نہیں
بیچ اپنے ہے پھر اقرارِ وفا، کیا معنی؟

میں تمھیں جانتا ہوں، تم بھی مجھے جانتے ہو
پھر ملاقات پہ یہ شرم و حیا، کیا معنی؟

پھر میسر ہمیں ملنا نہیں ہوگا برسوں
دیکھ کر لیتے ہو تم پلکیں جھکا، کیا معنی؟

تم جو ملتے ہوئے ہر روز کہا کرتے ہو
شہر میں کوئی نہیں میرے سوا، کیا معنی؟

جو تبسم ترے ہونٹوں پہ سجا رہتا ہے
اُس سے بہتر ہے مرا رہنا خفا، کیا معنی؟

وفا کے سلسلوں سے اپنا تعلق ہی نہیں
پھر بھی یادیں ہمیں دیتی ہیں سزا، کیا معنی؟

میں نہیں جانتا حالت مری اس وقت ہے کیا؟
تیرے ہاتھوں پہ نہیں رنگِ حنا، کیا معنی؟

میں بھی رہتا ہوں سدا اپنے خیالوں میں مگن
یاد تم کو بھی نہیں ناز و ادا، کیا معنی؟

میرے الفاظ کو جذبات کا احساس نہیں
جذب تم میں نہیں ہیں ارض و سما، کیا معنی؟

درمیاں اپنے کوئی سلسلہ جب ہے ہی نہیں
پھر بھی ہونٹوں پہ ہے ملنے کی دعا، کیا معنی؟

17 مارچ 2020ء

انوکھی شرط

مری معصوم ساتھی جب کہا تم نے
محبت ہے تمھیں مجھ سے تو سچ جانو
مجھے اتنی خوشی حاصل ہوئی ہے جو
بدل کر دل مرے سے دل ہی تم سمجھو

میں اقرارِ وفا کر سکتا ہوں تم سے
مری اک شرط گر منظور ہو تم کو
پسند آئی نہیں اب تک کوئی مجھ کو
ہے دخل اس میں بہت میری طبیعت کو

نہیں اب تک وفا میں نے کسی سے کی
ہو تم پہلی محبت جس نے کی مجھ سے
بہادر ہو بہت جو کر دیا اظہار
مجھے اک انس ہے ایسے تبسم سے

اگر عہدِ وفا کرتا ہوں میں تم سے
نبھاؤں گا بھی میں وعدہ رہا تم سے
ہو سکتا ہے محبت پھر میں کر بیٹھوں
کبھی ایسا نہ ہو۔ ایسا بھی ممکن ہے

اجازت ہوگی مجھ کو میری مرضی کی
محبت کی بس اتنی شرط ہے میری
ہونا منظور تو شکوہ نہیں کرنا
ہو گر منظور تو بن سکتی ہو میری

22 مارچ 2020ء

ایک حیران باندی

کنیز ایک تھی آقا کے اپنے پاس کھڑی
غریق ہو کے خموشی میں تھی یہ سوچ رہی

حضور کس لیے میرا خیال رکھتے ہیں
وہ اتنا ذہن میں کیوں میرا حال رکھتے ہیں

وہ بیگمات سے کیوں میرا ذکر کرتے ہیں
نظر نہ آؤں بہت میری فکر کرتے ہیں

مجھے وہ عام سی خدمت کا کیوں نہیں کہتے
کنیزوں میں مری شرکت کا کیوں نہیں کہتے

ہمیشہ پیار سے مجھ کو پکارتے کیوں ہیں
پریشاں زلف کو میری سنوارتے کیوں ہیں

خطا کروں تو مری سرزنش نہیں کرتے
مجھے منگا کے وہ دیتے ہیں کیوں نئے تحفے

لباس کیوں مرا سب سے الگ سلاتے ہیں
لباس بھیج کے کیوں مجھ سے ملنے آتے ہیں

چمن میں آؤں مجھے پھول توڑ دیتے ہیں
وہ بات کرتے ہیں شبنم نچوڑ دیتے ہیں

ہمیشہ کہتے ہیں کیوں آپ یا جناب مجھے
ہمیشہ کہتے ہیں رہنے کو باحجاب مجھے

انھیں ہے مجھ سے محبت، گر التفات نہیں
کنیز ہوں، کوئی بھی مجھ میں خاص بات نہیں

13 دسمبر 2019ء

بس بہت ہوا

اب خدا کے لیے کچھ اور سنائیں نہ مجھے
میں نے سن لی ہیں بہت آپ کی باتیں امی
اپنی اولاد کے جذبات کا احساس کریں
اُس زمانے کے ہیں دن اور نہ راتیں امی

تم زبردستی مرے بیاہ کی کوشش نہ کرو
گر کیا ظلم تو ہر حد سے گزر سکتی ہوں
گھر کو چھوڑ نہ بھاگوں تو قسم اللّٰہ کی
خودکشی کر کے میں بے موت بھی مر سکتی ہوں

میں کسی اور کی ہو سکتی نہیں اُس کے سوا
جس سے کرتی ہوں بہت خود میں محبت ابا
اپنے ہاتھوں سے گنوا بیٹھیں گے بیٹی اپنی
آزمائیں گے اگر بیٹی کی ہمت ابا

29 مئی 2020ء

بے بسی

یہاں اکیلے میں دم ہے گھٹتا
پریشاں ہوں، کیسے مسکراؤں؟
تمھاری سنگت تمھاری قربت
میں یاد رکھوں یا بھول جاؤں؟

تمھارا ملنا تھا خوش نصیبی
تمھارے کھونے پہ آنکھ نم ہے
کوئی تو تحفۂ حیات لائی
خدا کا احسان کیا یہ کم ہے؟

مجھے نہیں علم زندگی کو
ہمارا ملنے پہ شکوہ کیا ہے؟
فراق کا سامنا مسلسل
خبر مقدر میں کیا لکھا ہے؟

اکیلے کمرے میں سوچتا ہوں
تمھارا حسن و سنگھار کیسا؟
ہے پیار کو ترستا مرا من
حیات کا اعتبار کیسا؟

ہے خودکشی حل یا بدنصیبی؟
نہ سہہ سکوں گا جو غم نئے ہیں
اسیروں کی طرح ہم جدا ہیں
کہاں مسائل پہنچ گئے ہیں!

24 ستمبر 2021ء

بے حس ہو تم

خوب آتا ہے تمھیں فن دلوں سے کھیلنے کا
کچھ بتا سکتی ہو یہ فن ہے کہاں سے سیکھا؟

تم تو ہرجائی ہو، ہر حد سے گزر جاتی ہو
اک ہی پل میں سبھی باتوں سے مکر جاتی ہو

کتنے اشعار کا ہے تم نے ترنم چھینا
کتنی بے دردی سے تم نے ہے مرا دل توڑا

میں نے پلکوں کے جھروکوں پہ کئی خواب بنے
کتنے حساس خیالات مرے دل میں رہے

میں نے سوچا کہ بصد ناز ملو گی مجھ سے
تھا ادھورا ترے بن خود کو سمجھتا جیسے

سوچتا تھا تری پلکیں بچھی ہیں راہوں میں
غرق ہستی تری مجھ کو ملے گی آہوں میں

ہوں گے جلتے تری خلوت میں محبت کے دیے
ہو گا بے طرح تڑپتا ترا دل میرے لیے

میں نے سوچا کہ محبت کی تو دیوی ہو گی
میں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ تو ایسی ہو گی

اپنے وعدوں کا تجھے تو ذرا بھی پاس نہیں
خود غرض کتنی ہو، اس کا تمھیں احساس نہیں

کھیل کر چھوڑ دیا، دل کو کھلونہ سمجھیں؟
تم مجھے بھول گئیں، تم مجھے کیوں بھول گئیں؟

27 فروری 2020ء

یادوں کی مہماں

ہے بھروسا اُسے کتنا وفا کے وعدوں پر
آج تک مجھ سے جو پیمانِ وفا کر نہ سکی

اُس کی آنکھوں کے ایاغوں پہ فدا ہوں میں جو
ایک بھی جام کبھی مجھ کو عطا کر نہ سکی

اُس کے ملنے کی امیدیں ہیں مرے دل میں جو
دور رہنے کی کبھی رسم ادا کر نہ سکی

اُس فصیحہ کو مطالب پہ ہے اتنی قدرت
کبھی الفاظ میں مطلب وہ ادا کر نہ سکی

اپنے خط، اپنی تصاویر یہیں چھوڑ گئی
اپنی یادیں جو مرے دل سے جدا کر نہ سکی

جا کے پردیس میں نکلی نہیں وہ گھر سے کبھی
میرے آگے جو کبھی سر پہ ردا کر نہ سکی

عہد و پیمان کوئی اُس سے مرا تھا ہی نہیں
کیسے کہہ دوں کہ وہ وعدوں کو وفا کر نہ سکی

ایک دن مجھ میں وہ ڈوبی ہوئی تھی یوں ساکت
ہاتھ اُٹھائے تھے مگر کوئی دعا کر نہ سکی

جب وہ جاتے ہوئے ملنے کے لیے آئی تھی
اُس نے وہ کر دیا جو بادِ صبا کر نہ سکی

اُس سے جب میں نے کہا زندگی بن جاؤ مری
اتنا شرمائی کہ اک لفظ ادا کر نہ سکی

20مارچ2020ء

یقیں

تم اگر پوچھتے ہو کتنا یقیں ہے تم پر
میرے دل کو ہے یقیں حد سے زیادہ تم پر

تم کہو کل کو قیامت ہے، یقیں کر لوں گا
کہو کانٹوں میں نزاکت ہے، یقیں کر لوں گا

گر کہو آگ بھی ٹھنڈی ہے، یقیں کر لوں گا
زندگی موت سے اچھی ہے، یقیں کر لوں گا

مری تسکیں، مری دھڑکن، مری الفت تم ہو
مری خوشیاں، مری فرحت، مری چاہت تم ہو

مری تقدیر میں رومان کا سیلاب ہو تم
مری اُمید، مرا شوق، مرا خواب ہو تم

تری خوشبو کا ہوا احساس ہواؤں سے مجھے
تری آواز سی آتی ہے فضاؤں سے مجھے

لگتی ہے دنیا مجھے تیری بدولت جنت
چاند تاروں سے زیادہ ہے تمھاری طلعت

مجھ کو تم پر ہے یقیں جو بھی کہو سچ ہو گا
کوئی دنیا میں نہیں تم سے زیادہ سچا

تیری باتوں کو سمجھتا ہوں میں قرآں کی طرح
اور مقدس ہوں سمجھتا تمھیں ایماں کی طرح

ہے یقیں مجھ کو یقیں میرا نہیں توڑو گے
کہہ دو اک بار مرا ساتھ نہیں چھوڑو گے

17مارچ2020ء

یادگار عید ملن

مجھ کو نصیب نے یوں آغوش میں لیا تھا
میں عید ملنے اُس کے ہی گھر چلا گیا تھا

ہیں دوست اُس کے والد اور دوستی ہے گہری
ملنے کا عید اُن سے موقع تھا اک سنہری

خوش آمدید کہہ کر مجھ کو گلے لگایا
دی عید کی مبارک اور پاس بھی بٹھایا

میں نے سنائی باتیں، اُن نے سنائے قصے
شب کے گزارے اُس گھر نو میں سے چار حصے

آنے پہ میرے مجھ کو مسرور لگ رہی تھی
تھی خوش لباس گویا اک حور لگ رہی تھی

باتوں میں رات اُن سے گہری ہوئی ہماری
کمرے میں سو گئی وہ، باہر تھیں باتیں جاری

سردی کا تھا وہ موسم، شعلے دہک رہے تھے
پاس آگ جل رہی تھی، تارے چمک رہے تھے

میں نے یہ پوچھا "کی تھی کیا آپ نے محبت؟
اچھی لگی کبھی کیا کوئی حسین صورت؟"

باتوں میں اُن نے تب کیں باتیں شباب کی بھی
دیکھا چمک اٹھی تھیں آنکھیں جناب کی بھی

اُن نے کہا "جوانی دیوانی ہو گئی تھی
راحت مری کسی کی صورت میں کھو گئی تھی

گر سچ کہوں تو میں نے کی تھی وفا کسی سے
مشکل ہے جانتا ہوں، ہونا جدا کسی سے

اُس کے لیے مرا دل کچھ مضطرب تھا ایسا
لگنے لگی وہ مجھ کو ساری کی ساری دنیا

رکھے گلاب میں نے اُس کی کتاب میں بھی
گویا وفا تھی شامل میرے نصاب میں بھی

مجھ سے نہ کی تھی تب تک کوئی بھی بات اُس نے
مجھ کو بھلا دی تھی جب کل کائنات اُس نے

کہتی تھی بھول جاؤں میں اُس کے خواب مجھ کو
اُس نے بتائی صحت کافی خراب مجھ کو

میں نے جواب اُس کو لکھا تھا صرف اتنا
بن آپ کے مرے ہے کس کام کی یہ دنیا

جلد اُس کے بعد سب کو میں نے منا لیا تھا
شادی میں وقفہ اپنی باقی تھا تین دن کا

عالم کی بد نصیبی مجھ سے لپٹ گئی تھی
اُس کے دماغ کی اک شریان پھٹ گئی تھی

دنیا میں مجھ کو کتنا بے بس سا کر گئی وہ
میں رہ گیا اکیلا، دنیا سے چل بسی وہ"

اشکوں سے بجھ گئے تھے تب ایک دو شرارے
تھی زندگی ہماری دریا کے دو کنارے

معلوم تب ہوا یہ تب تک وہ جا گئی تھی
پیچھے کھڑی وہ اُن کی ہر بات سن رہی تھی

لیکن کھڑی تھی ایسے آئی نظر نہ اُن کو
بیٹی کھڑی ہے اِس کی کچھ تھی خبر نہ اُن کو

اُن نے یہ پوچھا "دل میں تیرے ہے پیار کس کا؟
ہو تم جواں ہے تم کو پھر انتظار کس کا؟"

میں نے کہا "یہ سچ ہے میں نے بھی کی محبت
محبوبہ میری جگ میں ہے سب سے خوبصورت

واقف ہیں آپ اُس سے زینت ہے کام اُس کا
لیکن نہیں مناسب کہہ دینا نام اُس کا"

"ایسا ہے تو وہ کوئی مثلِ حلیب ہوگی
تم جس کے ہو گے کتنی وہ خوش نصیب ہوگی!

حاضر ہوں جان و دل سے گر ہو مری ضرورت
میں کچھ بھی کر کے تم کو دلواؤں گا محبت"

اتنے میں اُس نے بالکل وہ روشنی بجھا دی
جو روشنی تھی پہلے، اندھیرے میں چھپا دی

"تحفہ ہے عید کا اک جو بات آپ نے کی
لفظوں سے پھولوں کی اک برسات آپ نے کی

پردہ ہمارے دل میں حائل نہیں ہے کچھ بھی
گر آپ ساتھ ہیں تو مشکل نہیں ہے کچھ بھی"

17 جنوری 2020ء

وہ میری نظر میں

فقط میری محبت ہے زمین اور آسماں اُس کا
مچلتا ہے مری خاطر ہی قلبِ مہرباں اُس کا

سلگتی شمع ہے لیکن سدا قرباں رہتا ہے
مری اِس سرد مہری پر بھی عشق جاوداں اُس کا

گلاب اور یاسمیں کے چہروں پر وہ ہنستی شبنم ہے
تکلّم کا بھی ہر انداز ہے رشکِ بتاں اُس کا

نہ ہوتی وہ اگر تو میں کبھی شاعر نہیں بنتا
یہ تحفہ پیار کا مجھ پر ہے احسانِ گراں اُس کا

شبستاں میں بھی وہ صورت مری آنکھوں میں رہتی ہے
مجھے مسرور رکھے گا یہ عشقِ بے کراں اُس کا

مٹا سکتا نہیں اُس کا تصوّر دل سے میں اپنے
مجھے ہونے لگا ہے چاند پر بھی اب گماں اُس کا

وہ سورج کی طرح تاباں ہے میرے دل کی دنیا میں
محبت میں میں اُس کا ہوں، مرے دل کا جہاں اُس کا

فلک کے سب ستارے اُس کے ہی آنچل کے موتی ہیں
صبا ہے ترجماں اُس کی، ہے رستہ کہکشاں اُس کا

حسیں میری نظر میں اُس سی دنیا میں نہیں کوئی
ہے رکھتی اشتیاقِ جلوہ ہر حورِ جناں اُس کا

وفا اُس کی ہے میری زندگی، میں ہوں فقط اُس کا
کہاں سے لفظ میں لاؤں کہ جو چھیڑیں بیاں اُس کا

05 دسمبر 2019ء

پھر اُسی موڑ پر

تمھیں یاد ہوگا یہ وہ ہی جگہ ہے جہاں ہم ملے تھے کہ جب اجنبی تھے
تھا پت جھڑ کا موسم فضائیں تھیں ٹھنڈی درختوں کی شاخوں پہ تھے زرد پتے

نومبر کے ٹھنڈے مہینے کے رومان انگیز منظر تھے، ویران راہیں
اکیلے تھے ہم زندگی میں، جواں عمری تھی ڈھونڈتی الفتوں کی پناہیں

جب آوارگی میں تمھاری نظر میری آوارہ نظروں سے ٹکرا گئی تھی
سمجھ میں نہ آئی جو بچپن سے میرے وہ اک ایسی گتھی کو سلجھا گئی تھی

نگاہیں ملیں تو دلوں کو پراسرار اک بے قراری نے تڑپا دیا تھا
جہاں دونوں کی زندگی کا جو بنجر تھا، اُس کو محبت نے مہکا دیا تھا

تمھاری نظر تب غریق الفتوں میں تھی میرے لیے ایسے پیغام لائی
جنھیں پڑھ کے گیتی مری زندگی میں محبت کا موسم ترے نام لائی

نہ تم جانتی تھیں پراسرار اس طرح کیوں تم کو میری نظر دیکھتی تھی
مگر تیرگی زندگی کی مری تیری صورت میں اپنی سحر دیکھتی تھی

نہ تب بات کی تھی مگر نقش چھوڑے مرے دل پہ گہرے تھے اُس واقعے نے
تخیل مرے ذہن کو بخشے دلچسپ کتنے سنہرے تھے اُس واقعے نے

تمھارے بھروسے پہ عالم تخیل میں اک خوبصورت بسایا تھا میں نے
مرے دل کا عالم جو ویراں تھا اُس کو تمھارے لیے ہی سجایا تھا میں نے

اِسی بینچ پر بیٹھ کر تم نے مجھ سے وہ وعدے نبھانے کا وعدہ کیا تھا
مرے سنگ رونے، مرے سنگ ہنسنے کا اور مسکرانے کا وعدہ کیا تھا

بتایا تھا تم نے کہ تم میرے بارے میں ہر ایک شب ہر سحر سوچتی ہو
جہاں اور کوئی نہ ہوگا وہاں پر بسائیں گے ہم اپنا گھر، سوچتی ہو

جو منصوبے ہم نے بنائے تھے ملنے کے عجلت سے اب اُن کی تکمیل ہوگی
جو ہوگی ترے دل میں یا میرے دل میں، ہر اک ایسی خواہش کی تکمیل ہوگی

قدم سے ملا کر قدم یہ ہی رستے ہیں جن پر کبھی ہم اکٹھے چلے تھے
اسی گھاس پر صبح بیٹھے تھے، پھرتے یہیں پر اکٹھے ہمیں دن ڈھلے تھے

مگر اُن جنونی دنوں کے گزر پر، کیا کچھ خیالوں نے محبوس ہم کو
ہمارے وہ وعدے فقط بچپنا تھے، یہ ہونے لگا تب تھا محسوس ہم کو

نہ جانے کہاں سے نہ ملنے کی خاطر وہ مجبوریاں پیدا ہونے لگی تھیں
وفا مٹ رہی تھی، تھیں باہر سمجھ سے کہ جو دوریاں پیدا ہونے لگی تھیں

پھر آیا تھا شامِ وفا کا وہ دن جس میں سفاکیت سے جدا ہو گئے تھے
کبھی وارتے تھے جو جاں جان و دل سے، وہ دو دل ہی باہم خفا ہو گئے تھے

جو بچھڑے تو اس طرح بچھڑے مسلسل کہ برسوں تلک پھر جدا ہی رہے ہم
رہے مطمئن، زندگی کو مگر کرتے معصومیت سے خفا ہی رہے ہم

پھر آج اِس جگہ پر ہمیں زندگی بعد لمبے سفر کے ہے اب پھر سے لائی
اکیلا ہوں میں بھی، اکیلی ہو تم بھی، بچھڑ ہے گئی ہم سے ساری خدائی

نومبر کا ٹھنڈا مہینہ ہے، پت جھڑ کا موسم، اکیلے ہی محوِ سفر ہیں
نئی زندگی کی کریں ابتدا کیوں نہ؟ پھر سے ہم اے جاں اُسی موڑ پر ہیں

18 اکتوبر 2020ء - 12-14 نومبر 2021ء

نو سال بعد

نو سال اُس سے بچھڑے ہوئے بیت ہیں گئے
دیکھے ہیں جن میں میں نے بھی چہرے بہت نئے

ننھا سا ایک لڑکا نظر آیا مجھ کو کل
شکل اُس سی جس کے واسطے لکھتا تھا ہر غزل

بیٹھا اکیلا ہی تھا وہ بس میں نشست پر
جھجھکا اُسی ادا سے ملی مجھ سے جب نظر

ششدر تھا وہ کہ دیکھ میں اُس کو رہا تھا جب
میرے یوں دیکھنے کا نہ تھا جانتا سبب

اتنے میں اُس کی والدہ بھی آ گئی وہاں
کیوں ڈر رہے ہو اُس نے کہا پاس ہوں میں جاں

آواز تھی دبی ہوئی بیٹے نے یوں کہا
امی! وہ دیکھو آدمی ہے مجھ کو دیکھتا

دیکھا پھر اُس نے جب مجھے تو وہ تو وہ ہی تھی
کہتا تھا ایک دور میں میں جس کو زندگی

اک دوسرے کو دیکھ پشیمان ہو گئے
آباد تھے چمن کبھی ویران ہو گئے

اُس بس میں جانا دل نے گوارا نہیں کیا
ماضی کی سمت کوئی اشارہ نہیں کیا

میں نے وہاں سے جاتے ہوئے اُس سے یہ کہا
"بالکل گیا ہے آپ پہ بیٹا یہ آپ کا"

08 مارچ 2020ء

وہ اجنبی لڑکا

ہے دل مرا محوِ رقص سینے میں اور طبیعت مچل گئی ہے
وہ لڑکا جب سے نظر ہے آیا مری تو دنیا بدل گئی ہے

سڑک کنارے وہ بیچ یاروں کے کل کھڑا مسکرا رہا تھا
سیاہ اپنے لباس میں میرے دل پہ خنجر چلا رہا تھا

وہ ہنس رہے تھے پر اُس کی مسکان سب کی مسکان سے جدا تھی
میں اس میں اس طرح کھو گئی تھی کہ جاذبیّت کی انتہا تھی

یوں چھوٹی چھوٹی سی اس کی مونچھوں سے اس کا چہرہ چمک رہا تھا
کہ اس کی مردانہ خوبیوں کا ہر اک ستارہ دمک رہا تھا

سیاہ داڑھی، سیاہ قلمیں، جبیں پہ جو مو بکھر رہے تھے
نظر کے رستے سے تیر بن کر وہ میرے دل میں اتر رہے تھے

میانہ سے کچھ زیادہ تھا قد، تھیں پلکیں قاتل دراز اس کی
بتاتی جھکتی نظر تھی کردار کی طہارت کا راز اس کی

سڈول اور پرکشش جسامت سے یوں چنگاری سلگ گئی تھی
خیال میں اک جہاں بسا کر میں اس کے سینے سے لگ گئی تھی

جب اس نے دیکھا تھا مجھ کو وہ لمحہ کس قدر تھا حسین لمحہ
مگر میں کیا خاص ہوں کہ وہ میرے چہرے کی سمت تکتا رہتا

مری طرح کتنی لڑکیوں کے دلوں کو اس نے چرایا ہوگا
اسے نظر بھر کے دیکھنے کو نہ کس نے پردہ ہٹایا ہوگا

میں بس سے باہر اسے رہی دیکھتی مگر وہ نظر نہ لوٹی
پکار دل کی تھی اک نظر اور پر تھی تقدیر میری کھوٹی

وہ چھ منٹ تک تھا سامنے پر میں ان نظاروں میں کھو گئی ہوں
پتہ نہیں کون تھا مگر دل ہے کہتا میں اس کی ہو گئی ہوں

30 مئی 2021ء

وہ سادہ سی لڑکی

تلاش ہر اک جگہ کیا ہے جہاں میں نے
کہ عمر بھر حسن کا ہی رکھا خیال میں نے

مجھے نہیں آتا ہر کسی پر فدا ہو جانا
وہ پیار کیسا جو ختم جب ہو جدا ہو جانا

ہزار ہا لڑکیاں مرے سامنے بھی آئیں
بہت سی اُن میں سے دیکھ کر مجھ کو مسکرائیں

ہے یاد رکھا سبھی کے اندازِ دلبری کو
تلاش کرتا رہا تصوّر کی میں پری کو

گو اپنی زنداں میں حسن نے رکھا بند مجھ کو
مگر نہ آ پائی کوئی کل تک پسند مجھ کو

نصیب میری وفاؤں کا کل جو مسکرایا
مرے خیالوں کی ملکہ کا مجھ کو رُخ دکھایا

تلاش جس کو میں کرتا تھا شہری بستیوں میں
مجھے وہ آخر ملی ہے گاؤں کی پستیوں میں

مٹھاس اُس سی جہاں کی نہروں میں بھی نہیں ہے
وہ رنگ رنگینیوں میں شہروں میں بھی نہیں ہے

حیا ہے گہنا، فدا ہوں میں اُس کی سادگی پر
کھلا دے پھول انگلی رکھ دے گر سوکھتی کلی پر

ہوا کی سرگوشیوں سے بھی دھیما اُس کا لہجہ
وہ زرد سادہ لباس اور سرخ سادہ دوپٹہ

سفید ہاتھوں پہ سخت محنت کے نقش کندہ
ہر اک ادا پر سرودِ عصمت کے نقش کندہ

وہ ہچکچاہٹ سے گفتیں معصوم اُس کی باتیں
نظر جوں عاشق کی رت جگے میں ہوں کٹتی راتیں

گداز سینے میں ہائے وہ مخملی تنفّس
مجھے یقیں ہے تھی یہ ہی لڑکی مرا تجسّس

حیا و عصمت کو ہے سمجھتی وہ اپنا ایماں
پڑے ضرورت تو پیار پر کر دے جان قرباں

وہ بن کے چاہت کی برکھا مجھ پر برس گئی ہے
بھلا دیا سب، وہ یوں خیالوں میں بس گئی ہے

کبھی بھی عصمت پہ حرف اُس کی نہ آنے دوں گا
کسی کو انگلی نہ اپنی حب پر اٹھانے دوں گا

جو داغ دامن پہ ہیں مرے وہ مٹا رہا ہوں
میں اپنا کردار اُس کے قابل بنا رہا ہوں

خیال آتے ہیں "میری ہو گی تو کیا؟" عجب سے
مری محبت کی ایک ہی التجا ہے رب سے

بدل دے تقدیر! وہ یہ چھوٹی سی بھول کر لے
مرے خدا! وہ مری محبت قبول کر لے

21 جون 2021ء

نہ یوں سج سنور کے رہا کرو

ہے تمھیں جنون کہ حسن پر کوئی کام روز نیا کرو
جلیں مہ جبیں کوئی اختیار تم ایسے ناز و ادا کرو
ہو حسین اتنی کہ دل سبھی کے چرا جھلک میں لیا کرو
ترا حسن فتنے کا ہے سبب نہ یوں سج سنور کے رہا کرو

یہ شباب اپنے عروج پر یہ صباحتوں کی کرامتیں
ترے ہر لباس کی شوخیاں تری ہر جھلک کی قیامتیں
کہیں حشر جائے نہ ہو بپا، نہ یوں راستوں میں پھرا کرو
تری طرز چلنے کی ہے غضب نہ یوں سج سنور کے رہا کرو

یہ ترے گلے کے نقوش تیری سفید باہنوں پہ جالیاں
تری قطع بالوں کی سہ طرح، نگہ سرمگیں، تری بالیاں
لگو تم ہی عکس حیات کا نہ یوں خود کو جلوہ نما کرو
تری طبع شمع سے ہے عجب نہ یوں سج سنور کے رہا کرو

کہ غرورِ حسن میں نرمیاں یہ ترا جمال نہ رکھ سکے
کہیں ایسا ہو نہ کسی کے دل کا بھی تو خیال نہ رکھ سکے
نہ چراؤ نیندیں شباب کی نہ سکون دل سے جدا کرو
بڑے جان لیوا ہیں تیرے ڈھب نہ یوں سج سنور کے رہا کرو

04 اپریل 2021ء

وقتِ رفتن

اپنی نئی منزل کے سفر میں تم یکسر مت کھو جانا
لطف بھری اِس راہ کی یادوں کو بھی دل میں دہرانا

مجھ سے تمھارے دل پہ لگی ہو ٹھیس اگر تو کر دو معاف
کوئی نشانی بھی دے جاؤ دل کو پڑے گا بہلانا

تم کو نئی منزل ہو مبارک، جاری رکھو اپنا سفر
اپنی نئی منزل کو بوجھ تنہائی مت ٹھکرانا

میری آخری بات کو سن کر مجھ سے آخری بار ملو
علم نہیں پھر ملنا مقدّر میں ہو گا یا مر جانا

گر ہو کبھی محسوس تمھیں تم جس پہ چلے رستہ تھا غلط
تم مجھ کو پاؤ گے یہیں، گر دل چاہے تو لوٹ آنا

27 اپریل 2020ء

ناراض

جب کہا تھا پیار رکھنا راز میں
حشر برپا ہو گا اک آواز میں

کہ صبا کو تم نے پھر بتلا دیا؟
آپ سے ہے میرا اقرارِ وفا

وہ بتائے گی کسی کو اور پھر
دنیا ہے پہلے ہی بیٹھی منتظر

ہاں! غلط باتیں کریں گے لوگ اب
اور ہوں گے اُن میں شامل سب کے سب

پیار میں ناکام ہو جائیں گے ہم
کس قدر بدنام ہو جائیں گے ہم!

زندگی ہو جائے گی میری تباہ
کون اُٹھائے گا مری جانب نگاہ

بات میں تو تم سے بھی کرتی ہوں کم
روبرو تھے بس ملے اک بار ہم

مجھ کو کھا جائیں گی پھر تنہائیاں
"بدچلن ہوں" ہوں گی یوں رسوائیاں

اُس سے کہہ دو راز وہ اپنا چھپائے
اک سہیلی کو بھی نہ اپنی بتائے

غصہ ہوں آتا نہیں جب تک یقیں
وہ بتائے گی کسی کو کچھ نہیں

20 مارچ 2020ء

نہ ایسا کروں گی

کہاں ہے تمہاری محبت کا وعدہ جو تم نے کہا تھا نہ ایسا کروں گی
بھروسے کو توڑا، جفا تم نے کی جو، کیا دل شکستہ نہ ایسا کروں گی

نہ تم نے بتایا کہ رہتا تمہارے بھی دل کے مکاں میں کوئی دوسرا تھا
ذرا بھی نہ سوچا اٹھائی جو تم نے قسم ہر کا ضامن ہمارا خدا تھا

کوئی کام جس سے ہو تکلیف تم کو، یقیں کر خدارا نہ ایسا کروں گی

مری سانسیں چلتی ترے نام ہوں گی مری دھڑکنوں پر ترا نام ہو گا
مری ہر نظر میں مری ہر سحر میں تمہاری محبت کا پیغام ہو گا

میں اِن بازوؤں سے عمل کوئی جس سے ہو تم بے سہارا نہ ایسا کروں گی

تمہارا کسی غیر کے ساتھ چلنا دُکھاتا ہے دل کچھ ہے احساس تم کو؟
کتابوں کے اوراق کے بیچ میں کوئی سوکھے گلابوں کا ہے پاس تم کو

معافی میں پہلی خطا کی یہ تم نے کہا تھا دوبارہ نہ ایسا کروں گی

07 جون 2021ء

میں اُس کی نظر میں

مجھے وہ آسمانِ عشق کا تارا سمجھتی ہے
میں جب تھا اجنبی تب سے مجھے اپنا سمجھتی ہے

مری یادوں میں شب بھر بیٹھی تارے گنتی رہتی ہے
محبت کو مری وہ اک حسیں سپنا سمجھتی ہے

نظر اُس کی ہے میخانہ، نہیں مغرور وہ لیکن
مجھے وہ خود میں اک بہتا ہوا دریا سمجھتی ہے

مری دنیا سجانا چاہتی ہے اپنی چاہت سے
میں قرباں اُس کے، وہ کتنا مجھے تنہا سمجھتی ہے

ہمیشہ مسکرا کر مجھ سے کہتی ہے "تمہاری ہوں!"
فقط میری ہے وہ جانے وہ کیوں ایسا سمجھتی ہے

یہی کہتی ہے مجھ سے بھول مت جانا مجھے پیارے
ہمارے بیچ جانے کون سا رشتہ سمجھتی ہے

بڑی عاجز ہے وہ اپنی طبیعت کی بنا پر بھی
مگر جانے مجھے کیوں خود سے بھی اچھا سمجھتی ہے

ذرا غمگین ہوتا ہوں تو افسردہ ہو جاتی ہے
میں ہوں حیراں کہ وہ کیسے مجھے اتنا سمجھتی ہے

ہر اک آنسو کو اپنے تھام لیتی ہے وہ پلکوں سے
کہ ہر آنسو کو میرے پیار کا تحفہ سمجھتی ہے

سراپا عشق ہے، اُس کو محبت ہے بہت مجھ سے
مجھے اپنی طرح وہ پیار کا نغمہ سمجھتی ہے

29 نومبر 2019ء

بے التفات

وہ مجھے سچی وفا کا ترجماں کہتی رہی
اور بہاروں کو بھی میرے بن خزاں کہتی رہی

شمع جتنی روشنی بھی دل میں نہ رکھتا تھا میں
اور وہ خوش فہمی میں مجھ کو کہکشاں کہتی رہی

یہ نہ سوچا اُس نے بھی شاید حقیقت اور ہو
میرے ہر خط کو محبت کا نشاں کہتی رہی

وہ انگاروں پر سدا چلتی رہی میرے لیے
میرے دم سے دنیا کو باغ جناں کہتی رہی

وہ نہانا چاہتی تھی عشق کی موجوں کے بیچ
مجھ کو الفت کا وہ دریائے رواں کہتی رہی

میں کہ اُس کے سامنے اک قطرۂ شبنم نہ تھا
وہ غلط فہمی میں بحرِ بے کراں کہتی رہی

گر میں اُس محفل سے غائب بھی رہا تو وہ کبھی
اپنی محفل کو مرے دم سے جواں کہتی رہی

اُس کا اک انکار بھی اب مجھ کو یاد آتا نہیں
میں نے جو کچھ بھی کہا، وہ ہاں پہ ہاں کہتی رہی

ایک میں تھا جس کو اُس سے تھا نہ کوئی التفات
ایک وہ جو مجھ کو میرے مہرباں کہتی رہی

حیف! ناظم میں نہ اُس کو جانِ جاناں کہہ سکا
حور سی معصوم مجھ کو جانِ جاں کہتی رہی

17 جنوری 2020ء

منجمد دنیا

میں ایک مدت سے اِن دہکتے ہوئے ہوں صحراؤں کا مسافر
شعور میرا جلا رہے ہیں، شرارے ہیں ٹیلے اور ذرّے
شعور میرے وجود کا اور مجھے یہ محسوس ہو رہا ہے
مرے بدن کو پگھلنا ہے اب شدید آتش کی ہر لپٹ سے

کہاں ہوں میں؟ کچھ خبر نہیں، تم اگر نہیں مجھ کو اب بچاتے
تو کیا خلش ہے تلاش کرنا؟ کہ تم ہی ہو کائنات میری
جہاں بھی جاتا ہوں "تم کہاں ہو؟" کی فکر رہنے لگی ہے مجھ کو
تمہارے محور کی ہیں اسیری میں سوچ کی شش جہات میری

تمہاری زلفوں کا سایہ لگتا ہے کالی راتوں کا گھپ اندھیرا
جو میں تڑپتا رہا یہ چہرے پہ میرے اب تک بکھر نہ پائیں
بہار کے خوشگوار جھونکوں کی لمس تیرے بدن کی سی ہے
جیسے خیالوں سے آ کے باہر نہ انگلیاں میری چھو بھی پائیں

میں دیکھوں جب آسماں تو لگتا ہے مجھ پہ تم مسکرا رہے ہو
گلاب اور یاسمیں کے پھولوں میں ہے سمائی تمہاری خوشبو
سیاہ زلفوں کے سائے میں سونے کا مجھے دے دو ایک موقع
مرے سلگتے بدن کی بے چین راکھ ہے بکھری جاتی ہر سو

کہاں ہو تم؟ سامنے سے پردے اٹھا دو، کچھ مجھ پہ ترس کھاؤ
نہ اتنا تڑپاؤ مجھ کو کب سے تمہاری خاطر مچل رہا ہوں
مجھے تمہارے وجود کی اب ہے منجمد دنیا کی ضرورت
جما دو مجھ کو، بجھا دو آتش، بچا لو مجھ کو، میں جل رہا ہوں

25 اپریل 2021ء

میری دوست

جب ملی پہلے تیرہ برس کی تھی وہ
رنگ گورا تھا اُس کا، سنہرے تھے بال
تھے پسند اُس کو عارض پہ بالوں کے خم
کھو گیا دوستی میں مرا دل کمال

تھیں پسند اُس کے نغموں کی شیرینیاں
اُس کی دھڑکن کے نغمات سنتا تھا میں
چوم کر پہلے اُس کی سفید انگلیاں
اُس کے چہرے کی انجیل پڑھتا تھا میں

اُن دنوں سب سے اچھی تھی وہ میری دوست
ساتھ رہتے تھے جوں تارے اور آسماں
اُس کا پیار اور مہک تھی مرے واسطے
نور سے اُس کے روشن تھا میرا جہاں

جب بھی دینے کو تحفہ تھی لاتی کبھی
مہکے انفاس دیتے مجھے نو حیات
لگتی تھی وہ گلاب اور گُلِ یاسمیں
وہ تھی میری، تھی ساری مری کائنات

اب میں تنہا ہوں اور رات کی محفلیں
روز تسکین کے وہ چکے ہیں گزر
میں یہاں تنہا ہوں، وہ ستاروں میں ہے
ہو گی تقدیر ایسی، نہیں تھی خبر

12 مارچ 2021ء

منتظر حسینہ

ہے کیسی دل شکن محبوب کے بن حسن آرائی
کسی شعلے کی لو میں اک حسینہ اور تنہائی

خیال آتا ہے کیسی رات ہے اور وہ اکیلی ہے
جو سلجھائی نہیں جاتی یہ ویسی ہی پہیلی ہے

لبوں پر خامشی آنکھوں میں دل سے کچھ شکایت ہے
انھیں سوچوں میں گم ہے کیا محبت کی عنایت ہے

شباب اور عالم تنہائی خاموشی کے پردے میں
وفا اور شوق کی گہرائی خاموشی کے پردے میں

پیا کی یاد میں اشکوں سے نم ہوتی ہوئی آنکھیں
پیا کے ہجر میں الفت کا خوں روتی ہوئی آنکھیں

اتر کر زلف کا رخ پر تسلی دینا مت روؤ
کسی ہمدرد کے لہجے میں غم سے کہنا مت روؤ

گزرتا وقت نازک دل پہ طاری وہ ہی بے تابی
نہ پلکیں ایک پل ملنا وہی شب بھر کی بے خوابی

پریشاں زلف اور چہرے کی رنگت کھوئی کھوئی سی
ہے یاد آتی کسی ساجن کی سنگت کھوئی کھوئی سی

تمناؤں کا خوں کرتا ہے یوں برسات کا موسم
غرورِ حسن رہتا ہے نہ ہی زلفوں میں باقی خم

شراب غم، اندھیری رات، برساتوں کی رم رم جھم
کھلتے روح احساسات، برساتوں کی رم رم جھم

نہیں آیا تو کیا پاس اس کی یہ تصویر ہے اے دل
برہ کا غم کیوں اتنا آج دامن گیر ہے اے دل

نہیں امید جب رہتی ہیں کوئی اس کے آنے کی
تو کوشش کرتی ہے غم سے وہ تھوڑا مسکرانے کی

کلائی پر مچلتی چوڑیاں جب جب کھنکتی ہیں
کسی خوابیدہ سی دنیائے دل پر وار کرتی ہیں

ہے جب وہ صاف کرتی اشک اس دست حنائی سے
نہیں شکوہ کوئی کرتی پیا کی بے وفائی سے

ہے جب تکتی وہ کھڑکی سے قمر کو اور ستاروں کو
تو کہتی ہے سحابوں سے لے آؤ ان بہاروں کو

پیا ہی گھر نہیں تو ہار پائل چوڑیاں کیسی
حنا کے رنگ سے گرتی ہیں دل پر بجلیاں کیسی

وہ رکھ دیتی ہے پھر الماری میں سب چوڑیاں کنگن
نظر آتا ہے تب اشکوں سے وہ بھیگا ہوا دامن

ذرا جب اپنے پہلو کو وہ بستر سے لگاتی ہے
پیا کی یاد کے دریا میں یکسر ڈوب جاتی ہے

کوئی سندری ہے گنتی دھڑکنیں اپنے نگینے سے
لگاتی ہے پیا کی اپنے جب تصویر سینے سے

اچانک ٹوٹتی ہے خامشی قدموں کی آہٹ سے
پیا ہنستا ہوا آتا ہے خوش کن مسکراہٹ سے

15 نومبر 2019ء

مسکرا دیتی ہے وہ

وہ ہے میری رازداں
وہ ہے میری مہرباں
وہ ہے میری ہم سخن
وہ ہے زیبِ انجمن
جب میں غم سے چور ہوں
بے کس و رنجور ہوں

غم مٹا دیتی ہے وہ
مسکرا دیتی ہے وہ

بات وہ کرتی ہے جب
پھول برساتے ہیں لب
بولتا بالکل نہیں
سامنے ہو جب حسیں
میری شمعِ زندگی
کرتی ہے جب خامشی

سب بھلا دیتی ہے وہ
مسکرا دیتی ہے وہ

رات کو تنہا ہوں جب
کچھ نہ ہو وجہِ طرب
چپکے سے آتی ہے وہ
ایسے شرماتی ہے وہ
اپنے پائے ناز سے
زندگی کے ساز سے

آسرا دیتی ہے وہ
مسکرا دیتی ہے وہ

تنہا جب ہوتی ہے گھر
اور نہ میں آؤں نظر
وقت ہو جب شام کا
پھول میرے نام کا
ہونٹوں کی پائے نمی
منتظر رہ کر مری

گھر سجا دیتی ہے وہ
مسکرا دیتی ہے وہ

دنیا سے ڈرتی نہیں
اف تلک کرتی نہیں
دیتی ہے مجھ کو خوشی
جب سے ہے میری بنی
جب طلب ہو دید کی
ہجر کی تردید کی

رخ دکھا دیتی ہے وہ
مسکرا دیتی ہے وہ

پوچھتا ہوں جب کبھی
سب سے بڑھ کر ہو حسیں
تم ہو سب کچھ جانتی
پھر بھی مجھ سے دوستی
لگتی ہے کھلتا گلاب
دینے کو اس کا جواب

سر جھکا دیتی ہے وہ
مسکرا دیتی ہے وہ

01مارچ2020ء

میرے بعد

اگر مجھے کچھ ہو جائے دھڑکن کی تم روانی سنبھال لینا
حسین ماضی : ہماری چاہت کی اک نشانی سنبھال لینا

تمہاری آنکھوں کی نیلی جھیلوں کی چھین طلعت نہ لے جدائی
ہماری تصویریں چومنا، قیمتی یہ پانی سنبھال لینا

نہ بعد میرے کسی کی تقدیر میں لکھی جائے تیری قربت
شباب تیرا مری امانت ہے، تم جوانی سنبھال لینا

بہک نہ جائیں تمہارے جذبات لمس و تسکین کی طلب میں
تم اپنے دل کو، ہو بر کھا محسوس جب سہانی، سنبھال لینا

اگر کبھی ضربِ دردِ فرقت سے تیرا آنچل شکن شکن ہو
مرے جہانِ خیال کی ملکہ حکمرانی سنبھال لینا

30 مارچ 2021ء

مریم: ایک یاد

میں اک دریا تھا اور میرا کنارہ تم ہی تھیں مریم
مرے جینے کا اک واحد سہارا تم ہی تھیں مریم

مکدر دل کا شیشہ تھا غبار آلود مدت سے
اُسے اک بار پھر جس نے نکھارا تم ہی تھیں مریم

رہِ گیتی میں آوارہ بھٹکتا پھر رہا تھا میں
مجھے اِس راہ سے جس نے گزارا تم ہی تھیں مریم

ضرورت تھی مجھے کس کی؟ تمنا دل میں کس کی تھی؟
تہِ دل سے جسے میں نے پکارا، تم ہی تھیں مریم

بھلا ہم نے دیا سب کچھ، مگر اک خط میں لکھا ہے
"مرے سائے کو سنگت میں گوارا تم ہی تھیں مریم"

میں کہتا تھا کہ رک جاؤ خدا کے واسطے اک پل
جو کہتی تھی نہیں اب کوئی چارا، تم ہی تھیں مریم

یہ کہہ کر منتظر رہنا، ضرور آؤں گی میں واپس
پلٹ کر جس نے نہ دیکھا دوبارہ، تم ہی تھیں مریم

مرے جینے کا اک واحد سہارا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

25 دسمبر 2020ء

محبت ہے۔۔۔!!!

محبت ہے۔۔۔!!!

مگر مجھ کو بتاؤ تو تمہاری سوچ کیسی ہے؟
کہ تم میری محبت پر ہمیشہ شک ہی کرتی ہو
کبھی مجھ پر یقیں کر کے
مجھے اپنی قرابت کے سمندر میں فقط اک بار غوطہ زن تو ہونے دو
یقیں آ جائے گا تم کو کہ میں جو تم سے کہتا ہوں
وہ ہر اک حرف صادق ہے

محبت ہے۔۔۔!!!

تبھی تو میں تمہاری یاد کے گہرے سمندر میں ہمیشہ غرق رہتا ہوں
تمہیں آنکھوں ہی آنکھوں میں حقیقت دل کی کہتا ہوں
مگر تم دیکھتی کب ہو؟
سمجھتی ہو کہ میں بھی دوسرے لوگوں کی مانند ایک موقع کا ہوں متلاشی
مگر یہ جھوٹ ہے جاناں

محبت ہے۔۔۔!!!

تبھی تو تم ہمیشہ سامنے سے جب گزرتی ہو
نظر بھر کر نہیں تکتی کہ جیسے میں کوئی وقعت نہیں رکھتا
مگر تم سے کبھی اِس بات کا شکوہ نہیں کرتا
یقیں کر کے کہ تم میری محبت کے سبھی جذبات کی گہرائیوں سے خوب واقف ہو
وگرنہ تم کلی ہو اور خوشبو پر مجھے حق ہے

محبت ہے۔۔۔!!!

تبھی تو میں تمھاری بے رخی چپ چاپ سہتا ہوں
وہ سب کلیاں مرے تحفے کی جو تم نے مسل دی ہیں
مرے جذبات کی کلیاں
ذرا نہ قدر کی تم نے
کبھی تو تم یہ سمجھو گی
کہ میں سارے جہاں کو چھوڑ کر کیوں تم سے ہی وابستگی کی چاہ رکھتا ہوں

محبت ہے۔۔۔!!!

محبت دو مجھے جاناں
کہیں ایسا نہ ہو اک پھول بن کر میں بکھر جاؤں
تمھارے بازوؤں میں آنے سے پہلے کہیں نہ خاک میں تحلیل ہو جاؤں
نہ تم پھر ڈھونڈتی پھرنا کہیں سفّاکیِ دنیا میں
وہ اک ساتھی کبھی جو کہتا تھا تم سے

محبت ہے۔۔۔!!!

10 مئی 2021ء

محبوب سے

کیسے ہو تم؟ میں ہوں اچھی مرے پیارے دلبر
تیرے دیدار سے آنکھوں کو سرور آتا ہے
جب بھی چاہت کا کرے ذکر سہیلی کوئی
نام تیرا مرے ہونٹوں پہ ضرور آتا ہے

ایک مدت سے ہیں یہ اپنے روابط، سو میں اب
بات دل کی کوئی بھی تم سے چھپاؤں گی نہیں
کتنے ہی لڑکے ہیں اور میری شباہت پہ فدا
کتنے ہی کہتے ہیں میں چاند ہوں، پھولوں سے حسیں

پچھلے کچھ ماہ سے اک لڑکا ہے میرے پیچھے
فیشن ایبل حسیں ہے اور گھرانہ ہے رئیس
چھوٹی بہن اس کی ہے کالج میں سہیلی میری
جس نے ملوایا تھا اس سے مجھے بہ نفس نفیس

میں نے دیکھی نہیں کوئی بھی برائی اس میں
باسلیقہ ہے، ابھی پڑھ رہا ہے دل سے شفیق
ہم جماعت رہے میرے بڑے بھائی اس کے
س کے والد مرے والد کے ہیں بچپن کے رفیق

پہلے پہل اس کی بہن لاتی تھی پیغام اس کے
جانے کب اس نے محبت کا تھا آغاز کیا
وہ مچلتا رہا میرے لئے لیکن اب تک
میں نے تیرے لئے اس کو نظر انداز کیا

ہاں بتایا تھا مرے دل میں ہے رہتا کوئی اور
کہتا ہے غیروں میں تم خود کو گنوا بیٹھو گی
کہہ دو اک بار کہ ہے تم کو محبت مجھ سے
پیار اتنا کروں گا خود کو بھلا بیٹھو گی

اس کے اصرار میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی
اس کو اب تک ہوں میں انکار ہی کرتی آئی
اس کے ماں باپ نے مانگا ہے گھر آ کر مرا ہاتھ
میرے ماں باپ ہیں خوش، شاد ہیں میرے بھائی

خانداں کا مرے دستور ہے ہو جاتی ہے عاق
اپنی مرضی سے جو بھی گھر ہے بساتی بیٹی
گر میں ہوتی ہوں تمہاری تو تمہاری ہی قسم
اک تمہارے سوا میں سب کو گنوا بیٹھوں گی

میں نے ان سے لیا ہے ایک مہینے کا وقت
سوچنے کے لیے انکار یا اقرار کروں
تم سے میں پیار ہوں کرتی بہت اور وہ مجھ سے
تم بتاؤ میں کیسے چھوڑوں کسے پیار کروں؟

03جنوری 2021ء

مجھے چن لینا

جب کیف و سرورِ زیست مدہوشِ تماشا ہو
جب بزمِ جہاں میں دل محرومِ تمنا ہو

جب تم کو تمہارا دل بے تاب لگے جانم
جب عشق سمندر خود اک بوند کا پیاسا ہو

جب لہریں اٹھیں نیلی جھیلوں کے کناروں سے
جب صحنِ بیاباں بھی گل کلیوں سے مہکا ہو

جب ٹوٹے ہوئے دل سے آواز کوئی آئے
جب آپ کے ہونٹوں پر نغموں کا بسیرا ہو

مٹ جائے زمانے سے جب روشنی چاہت کی
جب تم ہو مری جاں اور خلوت کا اندھیرا ہو

جب سونا نگاہوں کو اک موت نظر آئے
جب رات نہ کٹتی ہو اور دور سویرا ہو

محرومِ ضیا ہوں جب روشن نہ ستارے ہوں
تم غرقِ سمندر ہو اور دور کنارہ ہو

جب نغمۂ الفت میں اس غم کی ہو آمیزش
تم تنہا ہو دنیا میں جب کوئی نہ اپنا ہو

کیا چاہیے جب تم کو یہ فیصلہ کرنا ہو
اس سمت مری چاہت اُس سمت یہ دنیا ہو

دنیا کی جگہ مجھ کو تم دل میں بسا لینا
اور بھول کے سب مجھ کو سینے سے لگا لینا

06 مارچ 2020ء

"مرے ساتھ چلو..."

روز وہ بھائی کے ساتھ آتی تھی بس اڈے پر
اُس کے والد بھی کئی بار اُسے لاتے تھے
وہ بھی شاید کسی کالج میں پڑھا کرتی تھی
ایک ہی وقت پہ ہم دونوں وہاں آتے تھے

اک سحر موسمِ سرما کی ہواؤں میں مگن
روز کی طرح سے کالج کی طرف تھا میں رواں
میں نے دیکھا کہ بہت دور وہ بس اڈے سے
حیف! اکیلی چلی جاتی تھی، عجب تھا وہ سماں

چھوڑنے بھائی ہی آئے نہ ہی اُس کے والد
میرے دل پر کئی خنجر سے چلے تیزی سے
دیر بھی ہو رہی تھی پاس سے میں جب گزرا
خاک پر اُس کے قدم اٹھ رہے تھے تیزی سے

"آج کے دن تم اُسے لے چلو،" یہ دل نے کہا
اُس کا چلنا نہیں لگتا ہے اکیلے اچھا"
دل پہ پتھر دھرے میں پاس سے گزرا لیکن
انتظار اڈے پہ شدت سے میں نے اُس کا کیا

وہ پہنچ ہی نہ سکی وقت پر اُس دن صد حیف!
رہ گئی رستے میں آئی نہ نظر وہ مجھ کو
ایسے زنجیر بنیں اپنے زمانے کی رسوم
میں اُسے کہہ نہ سکا "آؤ، مرے ساتھ چلو۔"

03 مارچ 2020ء

کل اور تم

تیری یادوں ترے سپنوں میں چلا آؤں گا
اک تصوّر کی طرح ایک تبسّم کی طرح
تیرے کانوں میں سدا نام مرا گونجے گا
ایک سرگم کی طرح ایک ترنّم کی طرح

لہر زلفوں میں تری میرے سبب سے ہوگی
تم کبھی بھول نہ پاؤ گی رفاقت میری
ہیں کٹھن راستے یہ زندگی کے جان مری
ہر قدم پڑے گی تم کو ضرورت میری

چاندنی رات میں جب یاد تمھیں آؤں گا
ایک بسمل کی طرح تم بھی تڑپ جاؤ گی
درد جب حد سے گزر جائے گا تو کیا ہوگا
خود بہک جاؤ گی یا دل کو بھی سمجھاؤ گی؟

تیرے ماتھے پہ شکن کا بھی سبب میں ہوں گا
دلِ مضطر سے نکلتی وہ دعا میں ہوں گا
جو شبستان میں آنسو کرے گی صاف ترے
تیرے سر پر وہ محبّت کی ردا میں ہوں گا

میرے رہنے کی جگہ ہوگا تمھارا ہی دل
تم زمانے میں نشاں تک نہ مرا پاؤ گی
تم جدھر دیکھو گی تم کو میں نظر آؤں گا
تم مجھے ایک نظر دیکھنے کو ترسو گی

20 دسمبر 2019ء

ماہِ طلعت

وہ کیسی رات تھی، اُس نور کے عالم کے کیا کہنے
مری خلوت میں جب جلوہ نما وہ ماہِ طلعت تھی

کئی فانوس لرزاں تھے کئی مہتاب تھے روشن
کہ میرے سامنے تب بے ردا وہ ماہِ طلعت تھی

وہاں صدیوں سے مہنگی تھی مرے لمحوں کی ارزانی
سراپا جب ہوئی ثابت وفا وہ ماہِ طلعت تھی

شرارت سے مجھے پلکوں کا جھک جانا نہیں بھولا
دکھاتی جب مجھے رنگِ حیا وہ ماہِ طلعت تھی

مرے سینے پہ سر رکھ کر کہا شاداب لہجے میں
رہی میرے لیے سب سے جدا وہ ماہِ طلعت تھی

شمیمِ زلف سے اُس نے کھلائے پھول راتوں میں
کہ اپنی ذات میں بادِ صبا وہ ماہِ طلعت تھی

چھپا لیتی تھی چہرہ دیکھ میری مسکراہٹ جب
مجھے لگتی بڑی قاتل ادا وہ ماہِ طلعت تھی

مری تسکین کی باعث، مری اُمید کی دنیا
مری تاریک راتوں کا دیا وہ ماہِ طلعت تھی

وہ آئینے میں اپنا عکس تھی مجھ کو سمجھ لیتی
کہ میری ذات میں ایسے فنا وہ ماہِ طلعت تھی

جسے کہتے ہیں اِس دنیا میں ہی جنت کا مل جانا
مرے اللہ جل جلالہ کی ایسی عطا وہ ماہِ طلعت تھی

23 دسمبر 2019ء

کس آن میں دیکھا؟

اک لڑکی میں نے دیکھی اک گھر کی سیڑھیوں پر
مجھ کو لگی وہ حورِ خلدِ بریں کی دختر

لہجہ تھکا تھکا سا اور گوری گوری رنگت
ہونٹوں پہ مسکراہٹ، چہرے پہ تھی صباحت

میرا تصوّر اُس کی صورت میں کھو گیا تھا
تھی کون اور کہاں سے؟ میں کچھ نہ جانتا تھا

میں نے پتہ چلایا وہ شہر کی نہیں تھی
لیکن تھی اُس سے واقف اک خاص دوست میری

اُس نے مجھے بتایا مہمان تھی وہ اُن کی
تھا نام اُمِ ہانی اور سندھ سے تھی آئی

نقشِ حنا کی ماہر پارلر کی مالکہ تھی
میں نے کہا ہے اُس سے ملنا بہت ضروری

سو سو بہانے کر کے میں نے اُسے منایا
کرنا پڑا تھا مجھ کو پورا ہر اک تقاضا

جب اُمِ ہانی کو وہ مجھ سے ملانے لائی
میں چاہتا تھا جس کو بالکل تھی وہ ہی لڑکی

لہجہ تھکا تھکا سا اور گوری گوری رنگت
ہونٹوں پہ مسکراہٹ چہرے پہ تھی صباحت

مجھ سے بہت ہی اچھے اخلاق سے ملی وہ
سرگوشیوں سے بھی تھی آہستہ بولتی وہ

کیوں جانے اُس میں اُس دن کوئی کشش نہیں تھی
وہ مجھ کو لگ رہی تھی اک عام سی ہی لڑکی

احساس میں نے اُس کو ہونے دیا نہ اِس کا
میں نے نہ جانے اُس کو کس آن میں تھا دیکھا

میں جس کو پوجتا تھا کہ کروفا کی دیوی
کیوں جانے میرے دل سے بالکل اتر گئی تھی

30 مئی 2020ء

راج کماری جی

آپ نے دل پر کر لیا قبضہ راج کماری جی
چڑھ گیا مجھ کو آپ کا نشہ راج کماری جی

ارماں شباب کے سوئے ہوئے سب پھر سے جاگ اٹھے
آپ نے اس انداز سے دیکھا راج کماری جی

حسن کی ملکہ زیبِ گلشن اور مجسمِ گل
آپ ہیں سب سے سندر کنیا راج کماری جی

پاس ہی ہوتی ہیں میرے جب ہوتی نہیں ہیں پاس
کیا ہے آپ کا مجھ سے رشتہ راج کماری جی

روح مری کی آپ ہیں مالک جسم پہ آپ کا حق
آپ ہیں میری ساری دنیا راج کماری جی

26 جون 2020ء

کبوتر

نمودار سورج ہوا جب سحر کو
گیا بام پر دیکھنے اُس کے گھر کو

نظر جب پڑی گھر تھا ویران اُس کا
رہا منتظر میں کوئی آن اُس کا

اچانک وہ کمرے سے باہر جب آئی
کبوتر پکڑتی مجھے دی دکھائی

اِدھر جا رہی تھی، اُدھر جا رہی تھی
عتاب اُس کبوتر پہ فرما رہی تھی

وہ تھی پیچھے پیچھے کبوتر تھا آگے
تھے خط کے لیے ہاتھ میں اُس کے دھاگے

دکھائی مروت کی تاثیر اُس نے
پکڑنے کی ہر اک کی تدبیر اُس نے

کبھی دانے دُنکے کا لالچ دلایا
کبھی پیار سے مسکرا کر دکھایا

وہ دوڑی پکڑنے کو رفتار سے بھی
مگر ہاتھ آیا نہ دیوار سے بھی

جھکاتی اٹھانے کو وہ کچھ کمر گر
تھا شانوں پہ گرتا وہ آنچل سرک کر

اُسے گھورتی تھی بہت تلملا کر
بچی گرنے سے بار دو لڑکھڑا کر

کبوتر کہ اُس کے نہ ہاتھ آ رہا تھا
اِدھر سے اُدھر بس اڑا جا رہا تھا

شجر کی وہ جب جا کے ٹہنی پہ بیٹھا
تھا تب چہرہ اُس کا پسینہ پسینہ

کبوتر کی جانب ہی اُس کی نظر تھی
مرے دیکھنے سے تو وہ بے خبر تھی

نظر جب کبوتر کی مجھ پر پڑی تھی
وہ آنگن میں تھک ہار کر تب کھڑی تھی

کبوتر اڑا میرے شانے پہ بیٹھا
عجب سی نظر سے مجھے اُس نے دیکھا

اُسے دیکھ کر میں بہت ہنس رہا تھا
میں غصے کی اک انتہا دیکھتا تھا

وہ نظروں میں ہی بات بدلا رہی تھی
ابھی جو ہوا اُس سے شرما رہی تھی

بس اک پل میں ہر بات اُس نے بھلا دی
مجھے بام پر دیکھ کر مسکرا دی

لبوں پر ہمارے تھی جب مسکراہٹ
اچانک سنی اُس نے قدموں کی آہٹ

جھکائی نظر کی ردا اور کی جلدی
میں ہنستا رہا اور وہ کمرے کو چل دی

31جنوری 2020ء

قرب، عشق اور بقاء

نہیں میں معترض اس پر کہ میرا قرب فانی ہے
کہ اپنی زندگی پر میں بھروسا کر نہیں سکتا
نہیں ہے دعویٰ مستحکم تمھارے ساتھ مرنے کا
ہمیشہ تم رہو زندہ، میں کیا اب مر نہیں سکتا؟

تمھارے قرب کی خواہش سے یکسر بے نیازانہ
مرے جذبات کہتے ہیں، تمھارا ہو گیا ہوں میں
تمھاری جلد کی اب سطح سے مجھ کو نہیں مطلب
تمھاری ذات کے اسرار میں یوں کھو گیا ہوں میں

ازل سے تا ابد مسند نشینِ سلطنت تم ہو
مرے دل پر ہمیشہ سے تمھاری حکمرانی ہے
خدارا یہ حقیقت دل سے تم تسلیم کر لینا
کہ میرا عشق، عشقِ جاوداں ہے، لمس فانی ہے

26 مارچ 2021ء

کب تک؟

کب تلک تنہائیوں میں دل کو سمجھاؤ گی تم؟
سوچتی ہو وقت کے ہاتھوں سے بچ جاؤ گی تم؟

کوئی دنیا میں نہیں ایسا جو تم کو چھو سکے
سوچ کر یہ کب تک اپنے دل کو بہکاؤ گی تم؟

وہ ہے اک زندان جس میں قید رہنا ہے تمھیں
کیا زمانے کی یہ دیواریں گرا پاؤ گی تم؟

آخرش چبھنے لگے گی تم کو اپنی آرسی
کب تلک کمرے کو اپنے دم سے مہکاؤ گی تم؟

"اب نہیں" کہہ کر بچو گی تم جہاں سے کب تلک
سامنے آنے سے کب تک ایسے شرماؤ گی تم؟

اپنے کنگن سے کہو گی حال اپنا کب تلک
چاند اور تاروں سے کب تک دل کو بہلاؤ گی تم؟

سب اداسی کا سبب پوچھیں گے تم سے ایک دن
"کچھ نہیں" کہہ کر سمجھتی ہو کہ بچ جاؤ گی تم؟

کب تلک محدود بس تم تک رہے گی یہ حنا؟
ایک دن آئے گا، تنہائی سے گھبراؤ گی تم؟

وہ جو فطرت ہے کوئی بھی اُس سے بچ سکتا نہیں
کب تلک پہلو تہی سے بات بدلاؤ گی تم؟

زندگی کے راستوں سے جاں گزرنا ہے تمھیں
کوئی تو ہے جس کے آخر ساتھ چلنا ہے تمھیں

12 فروری 2020ء

غریقِ عشق

وفا کی راہ میں راتیں بھی کیا منور تھیں!
جہاں گیا تری چاہت بھی ساتھ ساتھ گئی
اگر نہ روشنی تھی راہ میں تو غم نہ کیا
مری رہ میں تری طلعت بھی ساتھ ساتھ گئی

تو بن کے حور اتر آئی آسمانوں سے
تو خلد سے چلی آئی جہاں میں میرے لیے
ہے ترجمان ترا حسن مہکِ جنّت کا
تو لامکان سے آئی مکاں میں میرے لیے

حسین لاکھ ہیں دنیا میں میری زہرہ جبیں
مگر نہ پیدا ہوا کوئی بھی جواب ترا
ترے شباب سے ہی مہکی ہے فضائے جہاں
ردائے حور سے باریک تر نقاب ترا

خیال میں ترا چہرہ رہا ہمیشہ مرے
ہر اک قدم تری چاہت نے میرا ساتھ دیا
اگر کبھی مجھے ٹھوکر لگی تو تم نے مجھے
سہارا یوں دیا گرنے سے پہلے تھام لیا

اے حورِ خلدِ بریں یاد ہے مجھے اب بھی
جو کامیابی کی تم نے دعا کی میرے لیے
وفا کے راستے میں تم بھی میرے ساتھ چلیں
کہ اوڑھ لی ردا تم نے وفا کی میرے لیے

12 جنوری 2020ء

فیصلہ کر لو

مجھ کو سینے سے لگا لو گی تو اچھا ہوگا
آؤ دنیا سے الگ اپنی بسا لیں دنیا

ہم جہاں تنہا ہوں اک شمع کی طلعت کے سوا
نہ جہاں تیسرا کوئی ہو محبّت کے سوا

ہم پہ لازم ہے کہ قائم کریں کوئی رشتہ
چاہیے زندگی میری کو سہارا تیرا

اس سے پہلے کہ یہ سانسوں کا شفق چھٹ جائے
ہاتھ دو ہاتھ میں تا کہ یہ سفر کٹ جائے

ہم ہیں زندہ مگر اپنی کوئی بنیاد نہیں
تم بھی ناخوش ہو، مرا دل بھی ذرا شاد نہیں

آؤ ہم زندگی کی خود سے شکایت سن لیں
کس نے ہم سے کہا ہے ہم یوں اکیلے ہی رہیں؟

تم کو لے کر مری آنکھوں میں کئی سپنے ہیں
زباں خاموش ہے، دل کہتا ہے ہم اپنے ہیں

ہم جو مل جائیں تو تقدیر سنور سکتی ہے
زندگی دونوں کی پھولوں میں گزر سکتی ہے

ڈوبتا جا رہا ہوں مجھ کو کنارا دے دو
میری ہو جاؤ مجھے اپنا سہارا دے دو

چاند کی روشنی میں فیصلہ کرنا ہے تمھیں
میری بانہوں میں سمٹنا یا بکھرنا ہے تمھیں

02 فروری 2020ء

شوہر بیوی سے

(الف) پہلی رات

تو میرے آنگن کی چاندنی ہے
تو حسنِ فطرت کی دلکشی ہے

تلاش تھی جس کی میرے دل کو
سراپا تو حوروش وہی ہے

گلاب شرما رہے ہیں چھو کر
ترا بدن کتنی مخملی ہے!

تو حسن کا بحرِ بے کراں ہے
تو شہد اور دودھ کی ندی ہے

تو جس کے باعث سمٹ رہی ہے
وہی حیا میری زندگی ہے

نہاں تری زینتوں کے پیچھے
ازل سے الفت کی سادگی ہے

خدا کا اعجازِ خلق تو ہے
تو سب سے اعلیٰ مصوری ہے

یہ سوچ کر دل مچل رہا ہے
کہ تو مرے واسطے بنی ہے

(ب) دس سال بعد

جنون دل سے نکل گیا ہے
مرا تصور بدل گیا ہے

میں حور سمجھا تھا، تم ہو عورت
پتہ مجھے فرق چل گیا ہے

ہیں قید ہم دونوں ایک گھر میں
سکوں کا مرجھا کنول گیا ہے

حسین خوابوں کی پا کے تعبیر
مرا کلیجہ ہی جل گیا ہے

سکول دو بچے جا رہے ہیں
و تیسرا ابھی سنبھل گیا ہے

ہے ذمہ داری نبھانا مشکل
معاش بن اک خلل گیا ہے

کشش ہے تم میں، نہ مجھ میں خواہش
وفا کا سورج ہی ڈھل گیا ہے

تھی اس سے تنہائی واللہ بہتر
مرا کلیجہ ہو شل گیا ہے

(ج) چالیس سال بعد

رکے مقدر کے ہیں ستارے
ملے نہ دریاؤں کے کنارے

گزار دی ہم نے عمر اکٹھے
یہ بازی ہم جیت کر بھی ہارے

تھے جیسے زنجیروں سے بندھے ہم
دیں کیا مزہ قید میں نظارے؟

تسلسلِ وقت سے کٹے اور
بکھر گئے سب ہمارے پارے

ہیں دونوں مدت سے کتنے بیزار!
نہ جانے کیسے برس گزارے

تھا اِس سے بہتر جدا ہو جاتے
جواں تھے جب، سہتے نہ انگارے

تھا سب سے بہتر کبھی نہ ملتے
نہ آگ ہوتی، نہ ہی شرارے

حقیقتاً دونوں بوجھ ہیں ہم
ہیں کہتے بچے بھی اب ہمارے!

29 مارچ 2022ء

سہارا

زندگی کی اداس راہوں سے
ایک دن جب برستی بارش میں
کام کے زور سے تھکا ہارا
غرق راحت کی تھوڑا خواہش میں

پاؤں بوجھل تو مضمحل آنکھیں
جاگتی رہتی ہیں جو راتوں کو
چور بازو وہ خستگی سے جو
آسرا دے نہ پائیں ہاتھوں کو

لے کے دروازے پر میں جب آؤں
تیری اِن منتظر نگاہوں کے
کھول تم دینا سارے دروازے
اپنی الفت کی بارگاہوں کے

آنکھ اٹھنے سے پہلے دروازہ
کھول کر تھوڑا مسکرا دینا
اپنے اندازِ جاذبیت سے
مجھ کو ہر درد و غم بھلا دینا

جب بڑھوں اک قدم تری جانب
مجھ کو تھوڑا سا آسرا دینا
دیکھنا مت مری نگاہوں کو
بس مجھے سینے میں لگا لینا

16 مارچ 2020ء

شکوہ

آپ اگر کہتی ہیں مان لیتا ہوں میں آپ کو مجھ سے کوئی محبت نہیں
آپ بھی بن رہی آج ہیں اجنبی لیکن اس بات پر مجھ کو حیرت نہیں

آپ کو دنیا کی ساری خوشیاں ملیں میری ہر دم دعائیں ہیں ساتھ آپ کے
آپ ناراض مجھ سے نہیں ہوں گی نا آپ سے ہے ذرا سی شکایت مجھے

لوگ ملتے ہوں گے کتنے ہی آپ سے، دیکھ کر مجھ کو کیوں جھوم جاتی تھیں آپ؟
آپ کی جب کہ فطرت تھی سنجیدگی، کیوں ملاقات پر مسکراتی تھیں آپ؟

آپ جب ذکر سنتی تھیں میرا کہیں تو بتاتی تھیں سب کو مرے دوست ہیں
جانے کتنے ہی برسوں سے محرم ہیں ہم، طے اکٹھے ہی کیں کتنی ہی منزلیں

اجنبیت ہی تھی بیچ اپنے اگر، کیوں ہمیشہ مجھے اپنا کہتی رہیں؟
مہربانی کی ندیاں بہم گفتگو میں ہمیشہ ہی کیوں ایسے بہتی رہیں؟

اور بھی دوست تھے آپ کے کتنے ہی، جب بھی مشکل پڑی تو پکارا مجھے
وجہ جینے کی میرے بنی کیوں رہیں؟ کیوں ہمیشہ تھیں دیتی سہارا مجھے؟

اس قدر اجنبی آپ تھیں مجھ سے گر، بے جھجک میری خلوت میں آتی تھیں کیوں؟
آپ کا خاص محرم نہیں تھا میں گر مجھ کو ہر راز اپنا بتاتی تھیں کیوں؟

بیچ قربت ہمارے رہی کس قدر مت کہیں مختلف ہم ہوئے ہی نہ تھے
دور دو دن بھی رہنا گوارا نہ تھا مت کہیں مضطرب ہم ہوئے ہی نہ تھے

دوستی کی قسم! آپ ہی کے لیے مشکلوں سے الجھتا رہا آج تک
ہم تھے اک دوسرے کے لیے ہی بنے میں تو یہ ہی سمجھتا رہا آج تک

آپ میری ہیں، میری رہیں گی سدا! اب بھی کہتا ہے یہ ہی مرا دل مجھے
کس طرح مان لوں آپ ہیں اجنبی جب کہ ہیں آپ ہی صرف حاصل مجھے

25 ستمبر 2020ء

شامِ وفا

رشتہ ہو جیسا بھی اُس کے دو ہیں ممکن منتہا
یا تو نبھ جاتا ہے یا پھر لوگ ہوتے ہیں جدا

تھی مجھے جس سے محبّت، وہ تھی اک زہرہ جبیں
وہ تو تھی پر زندگی کی منزلیں بھی ساتھ تھیں

باوفا تھی پر محبّت سے مری محروم تھی
میں بہت مصروف تھا، یہ بات اُسے معلوم تھی

میں مہینوں تک نہ اُس سے مل سکا، یوں بھی ہوا
میں جواب اُس کے خطوں کا بھی نہ اکثر دے سکا

رفتہ رفتہ دوریاں بڑھتی گئیں، بڑھتی گئیں
دونوں کی مجبوریاں بڑھتی گئیں، بڑھتی گئیں

مجھ کو اُس دن کے کبھی تو روبرو ہونا ہی تھا
دوریوں کے فیصلے کو سرخرو ہونا ہی تھا

ابتدا کی طرح کر دی انتہا اچھی طرح
چھوڑ دونوں نے ہی دی راہِ وفا اچھی طرح

سات مارچ کا وہ دن تھا اور وقتِ شام تھا
دیکھنا دونوں نے اپنے پیار کا انجام تھا

ماند ہوتی جارہی تھی شام کی تابندگی
حسبِ وعدہ جب کنارے پر وہ راوی کے ملی

میں سمن کے پھول لایا اور وہ لائی گلاب
پہلی بار ایسے ملی تب، اُس نے اوڑھا تھا حجاب

جم گئی دونوں کی ہی باہم تھی چہروں پر نظر
اور تعلق کے ہوئی یوں گفتگو انجام پر

"کہیے محترمہ! طبیعت آپ کی اچھی تو ہے؟"
"ٹھیک ہوں، لیکن بہت گھیرے ہے بے چینی مجھے"

"آخر ایسا کیا ہوا؟ کہیے ہیں کیوں بے چین آپ؟"
"کیوں کہ اب بھی ہیں کھڑے دو کشتیوں کے بین آپ"

"مل نہیں سکتا ہوں اکثر، جانتی ہیں آپ کیوں؟
اپنی منزل سے فقط دو سال کی دوری پہ ہوں"

"آپ نے مجھ سے کہا تھا تم ہو جانم بس مری"
"اور اپنی بات پر دیکھو ہوں قائم آج بھی"

"اِس قدر تاخیر سے تو غیر کی ہو جاؤں گی
کب تلک ماں باپ سے کرتی رہوں پہلو تہی؟"

"گر کہیں تو کھول دوں بات آپ کے والد پہ سب؟"
"آپ کو منزل ملے گی دیر ہو جائے گی جب"

"دو برس رک جائیں وہ امکان کچھ ایسا نہیں؟"
"ایسا ہو سکتا ہو ایسا مجھ کو تو لگتا نہیں"

"والدین اکثر یہی کہتے ہیں پر کرتے نہیں"
"وہ سمجھنے کی یہ کوشش ذرہ بھر کرتے نہیں"

"بات ایسی ہے کہ اُن کو تو منا سکتا ہوں میں"
"وہ نہیں کہتے ہیں اتنا بار اٹھا سکتا ہوں میں"

"کیا بچھڑنے کے سوا اب کوئی بھی چارہ نہیں؟"
"ہاں، نظر آتا مجھے اور کوئی بھی رستہ نہیں"

"ہم خوشی سے ہی جدا ہو جائیں ہے بہتر یہی؟"
"حال کا مجھ کو بتاتا ہے پسِ منظر یہی"

"آپ کو میں نے دیے جتنے بھی تحفے پیار کے
آپ ہی رکھ لیجیے، کہنے کی دیں رخصت مجھے"

"آپ کی تصویر، یہ پازیب ہے، خاتم ہے یہ
آپ کی یادوں کا میرے پاس اک عالم ہے یہ"

"رشتۂ الفت کی باقی گو امیدیں اب نہیں
آپ کی چاہت مگر اس دل سے سکتی دب نہیں"

"جو ہے عالم دل کا میرے ہو بیاں سکتا نہیں
ختم ہو رشتہ ہمارے درمیاں سکتا نہیں"

"یاد کی دنیا میں گہری خامشی رہ جائے گی"
"ہاں مگر قائم ہماری دوستی رہ جائے گی"

"دوستی اپنی سدا قائم رہے گی بالیقیں
آپ کی دل میں جگہ کوئی بھی لے سکتی نہیں"

"گر پسند آ جائے کوئی حور، کہہ دینا مجھے"
"تم کنواری جب تلک ہو، دیکھو گی تنہا مجھے"

"ہاں! کبھی مت کیجیے گا مجھ کو اپنے دل سے دور
اپنی شادی پر مجھے بلوائیے گا بالضرور"

"آپ یوں کہتی ہیں جیسے کھو چکا ہوں آپ کو
یہ بھی ناممکن نہیں یہ حور کل میری نہ ہو"

"خیر، دیکھیں گے کہ ایسا ہو ہے سکتا یا نہیں"
"ایسا ہو سکتا ہے، بس پیدا کریں دل میں یقیں"

"مسکرائی اور شرارت سے کہا "جھوٹا!" مجھے
آخری بھی پیار کا تب دے دیا تحفہ مجھے

دیکھتے چہرے رہے سی ہم نے اپنے لب لیے
رکھ لیے دونوں نے جو تحفے کہ باہم تھے دیے

ڈھانپ چہرے کو لیا، تھی آخری اُس کی جھلک
روشنی سورج کی بھی باقی نہیں تھی تب تلک

جانے سے پہلے مجھے اُس نے "خدا حافظ!" کہا
اُس کا جانا تھا کھڑا میں واں پہ ہی پتھرا گیا

روشنی میں چاند کی چلتا رہا میں رات بھر
رات یادوں میں گھری تھی، صبح پہنچا اپنے گھر

شام کو ہی جا چکی تھی مجھ سے گو ہو کر جدا
یاد کا راوی مسلسل رات بھر بہتا رہا۔۔۔

05 فروری 2020ء

سلمیٰ

اختر شیرانی کی یاد میں

بہاریں جھوم کر آئیں، کبھی آؤ نظر سلمیٰ!

تمھیں دنیا کی خاموشی میں الفت کا ترانہ ہو
مرے جینے کا اِس بے رنگ دنیا میں بہانہ ہو

ہے تیرے ذکر سے ہوتی مری شب کی سحر سلمیٰ!
میں سب کچھ بھول سکتا ہوں، نہیں تم کو مگر سلمیٰ!

تمھیں زیبائشِ عالم ہو، سازِ عاشقانہ ہو
جہاں سب اجنبی مجھ سے ہے، بس تم ہی یگانہ ہو

اداؤں نے تمھاری کر لیا ہے دل میں گھر سلمیٰ!

تمھارے حسن کی یہ ہی نزاکت کا تقاضا ہے

کہ لے جاؤ مجھے اپنی مہکنے والی جنت میں
کہ مجھ کو محو کر دو اپنے ارمانوں کی طلعت میں

مرے جذبات کی، اے حور! بس یہ ہی تمنا ہے

کہ میں کھونے کی حد تک ڈوب جاؤں تیری نکہت میں
گزر جائے نشے میں زندگانی تیری قربت میں

25 جنوری 2022ء

عفیفہ

پابندِ حجاب ہے بچپن سے بالکل خاموش سی رہتی ہے
سانسوں کے سکوت، حیاداری کے پردے میں کچھ تو کہتی ہے

ہونٹوں سے کبھی بھی محبت کا اظہار نہیں کر پائے گی

بس "ہاں" ہی کہنا جانتی ہے اپنی نہیں اُس کی کچھ بھی رضا
اُس گھر میں اُسے بچپن سے فقط سکھلائی گئی ہے شرم و حیا

قائم جو حدود کیں دنیا نے وہ پار نہیں کر پائے گی

ماں باپ نے اک پردیسی کا ہے ڈھونڈ لیا بر اُس کے لیے
بدنام نہ ہو مرے نام سے وہ دل میں ہے یہی ڈر اُس کے لیے

کوشش کروں جتنی بھی مجھ سے وہ پیار نہیں کر پائے گی

14 جنوری 2021ء

سحرِ وفا

کہاں چلنا جوانی کی رہِ مشکل پر آساں ہے
کہ ہوتا ان دنوں میں دل بھی اک دنیائے ارماں ہے

نگاہِ شوق کو صورت کوئی مستانہ رکھتی ہے
کوئی صورت دلِ بے تاب کو دیوانہ کرتی ہے

کوئی شکلِ حسیں دلبر کی صورت دل میں بستی ہے
شناسائی کی چاہت اور الفت دل میں بستی ہے

نگاہِ یار ہر اک کے جگر پر وار کرتی ہے
طبیعت عشق میں کھو جانے پر اصرار کرتی ہے

خیالِ زلفِ جاناں دل پریشاں کر ہی دیتا ہے
تصوّرِ یار کا محوِ زنخداں کر ہی دیتا ہے

کسی کی نگہِ سرمہ دار دل کو یاد آتی ہے
کسی کی پلکوں کی تلوار دل کو یاد آتی ہے

نئے ہو جاتے ہیں ارماں ہوا چلتی ہے جب چنچل
حسینہ اور ہوا میں اُس کا لہراتا ہوا آنچل

کوئی دستِ حنائی دل بہت بے چین کرتا ہے
دلِ بے تاب یادِ یار میں دن رات مرتا ہے

کسی کے غنچۂ لب خاموش و خنداں یاد آتے ہیں
شرارِ شوق کیا ہی آگ تن من میں لگاتے ہیں!

قریب آنے کی چاہت دل کو تو پگھلا ہی جاتی ہے
شمیمِ زلف بھی دنیائے دل مہکا ہی جاتی ہے

سہانا وقت آغازِ جوانی کا ہے یاد اب تک
کہ جس کو یاد کر کے دل مرا ہوتا ہے شاداب تک

نہیں تھا پاک ان باتوں سے، تھا میرا شباب ایسا
بیاں جو ہو نہیں سکتا، تھا میرا اضطراب ایسا

بیاں کرتا ہوں اپنی جان سے کیسے ملا پہلے
مری دنیا میں الفت کا کنول کیسے کھلا پہلے

میں خود کو حسنِ فطرت سے بہت مسرور رکھتا تھا
پریشانی و بے چینی سے خود کو دور رکھتا تھا

سحر کا وقت تھا پیڑوں پہ پنچھی چہچہاتے تھے
سریلے نغمے گہری وادیوں میں گنگناتے تھے

ابھی سورج کی کرنیں گہرے پانی پر نہ اتری تھیں
ابھی یہ آفتیں میری جوانی پر نہ اتری تھیں

ہوائے صبح گاہی مجھ لے آئی مقام اُس پر
کہ جھک کر آسماں بھی بھیجا کرتا ہے سلام اس پر

کھلے تھے پھول اک جھرنے کی رہ داری پہ وادی میں
کہ ذرہ ذرہ جس کا غرق تھا تب تک خوشی میں

حسیں لڑکی نظر کی حد میں رنگیں پھول چنتی تھی
میں پہلے بھی گزرتا تھا مگر وہ واں نہ ہوتی تھی

خبر اُس کو نہیں تھی کچھ بھی اُس کو دیکھتا تھا میں
خبر اُس کو نہیں تھی اُس کی جانب چل رہا تھا میں

سیہ کپڑے تھے، آنچل سبز، کچھ کچھ نم تھی شبنم سے!
تھی سارا حسن تو وہ خود، وہ کیا کچھ کم تھی شبنم سے؟

جہاں موجود تھی، واں کی فضائیں رقص کرتی تھیں
صبا چھو کر گزرتی تھی، ہوائیں رقص کرتی تھیں

گُل اپنی خوشبو اُس کی زلفوں پر قربان کرتے تھے
وہ انداز اُن کے بھی مجھ کو بہت حیران کرتے تھے

مجھے لگتا ہے انجانی کشش اُس کی بلاتی تھی
کہ جیسے دیکھ کر وادی بھی مجھ کو مسکراتی تھی

میں ناواقف تھا اُس سے اور وہ تھی ناآشنا مجھ سے
تھی سرزد ہونے کو اُس وقت اک پیاری خطا مجھ سے

قریب اُس گُل بدن کے میں نے دیکھا کیا ہی منظر تھا!
سکوں تھا جا چکا اور دل مرا بے تاب و مضطر تھا

تھا شاید ناز اُس کو اس قدر اپنی جوانی پر
قدم وہ ناز سے رکھتی تھی شبنم کے بھی پانی پر

گرانے کے لیے شبنم جو جھٹکا اُس نے بالوں کو
نہ شاید جانتی تھی وہ مرے دل کے خیالوں کو

قریب اتنا تھا کچھ قطرے مرے چہرے پہ بھی آئے
جو پہلی بار خوشبو اُس کی میرے دل تلک لائے

اچانک وہ نظر میری نگاہوں سے ملی، ہائے!
تمنا کی کلی اُس پل مرے دل میں کھلی، ہائے!

نظر جب اُس کے چہرے پر پڑی، اک ماہِ طلعت تھی
کہ گُل دیکھے تھے میں جتنے، سب سے خوبصورت تھی

نہیں لگتی تھی وہ انساں، پری محسوس ہوتی تھی
مجھے فطرت کی وہ شیشہ گری محسوس ہوتی تھی

نظر کے تیر سے وہ میرے دل پر وار کرتی تھی
یا شاید وہ بھی حیراں تھی، مرا دیدار کرتی تھی

تھی اتنی خوبصورت وہ کہ حیراں تھی بہار اُس پر
چمن تھا کر رہا اپنی بہاروں کو نثار اُس پر

لیا کرتی تھی شاید روشنی کو وادی نور اُس کا
محل کر چہرہ تکتی تھی ہر اک جنت کی حور اُس کا

کلی بھی اُس کی رنگت پر فدا سو بار ہوتی تھی
سحر بھی دیکھ کر چہرہ وہی بیدار ہوتی تھی

کسی کھلتے کنول سے بھی حسیں تھے خط و خال اُس کے
کسی افسانوی پیکر پری کے سے تھے بال اُس کے

ہواؤں نے اڑا کر جب گرائی زلف سینے پر
مجھے بھی رشک سا آنے لگا تب اپنے جینے پر

نچھاور ہو رہے تھے گُل لبوں کی اُس نزاکت پر
یقیں مضبوط ہوتا دیکھا اُس کو رب کی قدرت پر

حلیبِ خلد سی رنگت تھی اُس رخسار کی بالکل
مجھے ٹھہری ہوئی لگتی تھی میری زندگی بالکل

مری نظروں میں وہ لڑکی نہیں، تھی حورِ انسانی
خموشی جس کی گلشن میں رہی تھی کر گلفشانی

بریشم سے زیادہ نرم تھی جلد اُس کے ہاتھوں کی
سیاہی اُس کی زلفوں میں چھپی تھی لاکھ راتوں کی

کسی مہوش کی تنہائی میں کوئی اجنبی آنا!
حیا کے پاس سے اُس کا جھجھکنا اور شرمانا!

میں یوں کھویا ہوا تھا اُس کے چہرے کی زیارت میں
پگھلتی جا رہی تھی دنیا بھی میری بصارت میں

حیا میں آیا جب آنچل کا کونہ اُس کے ہاتھوں میں
مرا دل بن کے کھیلا اک کھلونا اُس کے ہاتھوں میں

مرا یوں پاس آنا اُس کی حیرانی کا باعث تھا
مگر وہ جلوہ اک تسکینِ نفسانی کا باعث تھا

میں اُس کو دیکھ کر ششدر، وہ مجھ کو دیکھ کر حیراں
وہی تو تھی کہ جس کو بننا تھا دل کی مرے مہماں

چھپانے وہ لگی چہرہ تب آنچل کے کنارے سے
نظر میری لڑی جا کر تو دیکھو کس ستارے سے

ہٹا آنچل، ملی نظریں، رکی سانسیں، جھکی پلکیں
کہیں میں اور ہی گم تھا جبھی اُس پر تھیں گو نظریں

جھکی پلکوں میں اُس کی کچھ نشہ ایسا تھا کیا کہیے!
فقط معراجِ مے خانہ و گر شانِ خدا کہیے!

اچانک اُس نے چپ توڑی، کہا مجھ سے "او دیوانے!
یہاں آئی تھی میں تو اِس چمن کو اور مہکانے

نہیں معلوم تھا کچھ تم سے مستانے یاں رہتے ہیں
سحر کے وقت کے آوارہ پروانے یاں رہتے ہیں

گزرنا ہے؟ گزر جاؤ، مری جانب نہ یوں دیکھو
نہیں زیبا مری جانب یوں ہو کر گوں مگوں دیکھو

کہاں جانا ہے؟ بتلاؤ، تمھیں رستہ بتاتی ہوں
نہیں جاتے اگر تم تو یہاں سے میں ہی جاتی ہوں"

چھپا آواز میں جنت کا اُس کی ساز تھا گویا
کسی حورِ بریں کے جیسا ہی انداز تھا گویا

کہا میں نے "سلام اُس پر نظر پہلے نہ جو آئی
سلام اُس پر مجھے جس نے نئی اک راہ دکھلائی

نہیں میں جانتا تم کو، کہاں سے تم یاں آئی ہو؟
کہاں سے تم بہاریں اتنی اپنے ساتھ لائی ہو؟

دوبالا ہو گئی وادی کی رونق تیری نکہت سے
سحر جنت کی لگتی تھی مجھے یہ تیری طلعت سے

اگر ناراض دل تیرا نہ ہو، اک عرض تھی میری
برنگِ دشتِ بے مایہ ہے ویراں زندگی میری

مجھے پہلی نظر میں ہی محبت ہو گئی تم سے
مرے پُر شور محلِ دل میں خلوت ہو گئی تم سے

ہے ویراں دل کی نگری اِس کو تم آکر بسا جاؤ
مجھے اپنا بنا لو، تم مری دنیا میں آجاؤ

اگر منظور ہو جانا، چلی جاؤ، یہ جادہ ہے
بس اتنی ہی گزارش تھی، تمھارا کیا ارادہ ہے؟"

دکھائی اک نئی اُس پل نزاکت کی ادا اُس نے
نہیں رخصت ہوئی لیکن لیا چہرہ چھپا اُس نے

بنا آنچل جواب اُس کے لبوں پر بھی تبسّم تھا
تبسّم میں مرے اقبالِ الفت کا ترنّم تھا

ترنّم میں وفا تھی اور وفا میں نام تھا میرا
غزل تھی وہ اور اُس کی ابتدا میں نام تھا میرا

"سنورتے ہیں دلِ انساں انھیں پاکیزہ جذبوں سے
وفا دنیا میں ملتی ہے بہت اچھے نصیبوں سے

دو ہاتھوں میں مرے ہاتھ اپنے، وعدہ ہے نبھانے کا
کرو اب وعدہ نے مجھ کو اکیلا چھوڑ جانے کا"

مبارک صبح تھی جس میں ہوئے پیماں محبت کے
بہاریں جھوم کر آئیں، کھلے دروازے قسمت کے

وہ دن یادوں میں میری آج بھی ویسا ہی تازہ ہے
جوانی کا ہے اک تحفہ، کسی چہرے کا غازہ ہے

وفا کو دونوں نے اپنے دلوں کا نور جانا تھا
وفا کی راہ میں لیکن ابھی تو دور جانا تھا

12 نومبر 2019ء

رومینہ اشرفی

(الف)

نہیں دنیا کو چاہت کا ذرا بھی پاس رومینہ
فقط یہ تم کو تھا یا مجھ کو ہے احساس رومینہ

تجھے والد نے مارا اور مجھے دنیا کی رسموں نے
کبھی پیاسے دلوں کی بجھ نہ پائی پیاس رومینہ

نہیں دنیا میں جن کی قدر کچھ ہم ہیں وہ بد قسمت
ہیں ملتے خاک میں گرچہ ہیں ہم الماس رومینہ

(ب)

نہیں میں موت پہ تیری اداس رومینہ
مٹے گا پیار غلط ہے قیاس رومینہ

شہنشہی ہے کہیں رسموں کی کہیں ہے ہوس
نہیں ہے باقی وفا کی مٹھاس رومینہ

مجھے خوشی ہے کہ کوئی تو تھی زمانے میں
میں کہہ سکوں جسے چاہت شناس رومینہ

01 جون 2020ء

دو ماہ بعد

"یونیورسٹی کے کوئی دو مہینوں کے بعد اب ملے ہیں!"
"گئی تھی میں گجرات، جی ہاں! کہیں آپ بھی کیا گئے تھے؟"

"جی ہاں، میں کراچی گیا تھا، سمندر کے ساحل پہ، گجرات؟"
"پہ جاب اپلائی کرنے گئی تھی، برے مالی حالات"

"مرے بھی، میں انٹرویو کے لیے آج آیا ہوں یاں پر"
"میں بھی، دیکھیے ساتھ دیتا ہے اب یاں پہ کس کا مُقدّر"

"نہ جانے مجھے آپ کیوں لگ رہی ہیں بہت نکھری نکھری!"
"جی پچھلے مہینے کے آخر میں ہے ہوگئی میری شادی"

"مبارک! مجھے آپ نے کیوں بتانا مناسب نہ سمجھا؟"
"کراچی جو تھے آپ، ہم نے ستانا مناسب نہ سمجھا"

"مجھے فون کر دیتیں اک بار آپ اور میں لوٹ آتا"
"بصد معذرت، اتنی جلدی ہوا سب، تھا مشکل سمجھنا"

"مجھے آپ اچھی تھیں لگتی، صد افسوس! موقع نہ پایا"
"بہت شکریہ، اور آپ؟" "اب تلک ہوں اکیلا کنوارا"

"مری شادی واصف علی سے ہوئی، آپ کے دوست تھے نا!"
(مرا دوست واصف مرے پیار کے بارے سب جانتا تھا)

"تو آپ اُن کی بیوی ہیں، کیا ہی بھلے اور شریف آدمی ہیں!"
"سمجھتی ہوں الفاظ میں آپ کے، آپ کیا اجنبی ہیں؟"

"سمجھتیں تو افسوس یہ دن مجھے دیکھنا ہی نہ پڑتا"
(جو سانپ آستیں کا تھا سب جانتا، کاش! ایسا نہ کرتا)

06 مارچ 2021ء

ذکرِ ایامِ عشق

وفا کا بن کے وہ پیغام چلی آتی تھی
مری نیندوں مرے خوابوں کو سجانے کے لیے
رشکِ محفل مری خلوت کو بنانے کے لیے
مری خلوت میں مرے نام چلی آتی تھی

باحیا چاند سے چہرے پہ تبسّم کی جھلک
وہ خموشی کہ فدا جس پہ ترانے بھی ہیں
کہ نہاں جس میں شرارت کے فسانے بھی ہیں
خوش لباسی کہ فلک پر سجی ہو جیسے دھنک

مری آوارگی اُس کی گلی میں شام و سحر
وہ شرارت کہ جسے دیکھ خوشی اُس کو ہو
وہی جذبات محبت کے کہ جو ہو سو ہو
رات بھی ہو تو رہے اُس کے چبارے پہ نظر

جب کہ کرتی تھی بہت خفیہ کتابت وہ بھی
وہ محبت بھرے پیغام، وفاؤں کی قسم
رازداری سے محبت میں اٹھاتی تھی قدم
بیاں کرتی تھی وے دل کی حقیقت وہ بھی

بن کے آنکھوں کے لیے جام چلی آتی تھی
چاندنی رات، گلی اُس کی، ستاروں کی خوشی
دیدنی تھی مری دنیا میں بہاروں کی خوشی
مرے کہنے پہ سرِ بام چلی آتی تھی

مرے کہنے پہ سرِ بام چلی آتی تھی
وفا کا بن کے وہ پیغام چلی آتی تھی

18 دسمبر 2019ء

دستک

شام کے وقت میں نے کھڑکی سے
دیکھا چلتے ہوئے اُنھیں باہر
تب مڑے میرے گھر کی جانب وہ
اُن کے چہرے پہ ٹھہری میری نظر

تھی غلط فہمی یا کہ پاگل پن
میں کسی کو کوئی سمجھ بیٹھا
اُس کے ہم عمر کو میں غلطی سے
اُس کی تصویر ہی سمجھ بیٹھا

پہلے کچھ دیر وہ کھڑے ہی رہے
اور ظاہر کو کچھ سنوار لیا
کپکپاتے حسین ہاتھوں نے
پہلے تھوڑا سا انتظار کیا

مسکراہٹ تھی اُس کے ہونٹوں پر
غرق آنکھیں تھیں اُس کی حیرت میں
کہہ کے خوشی آمدید یہ پوچھا
"اب کے احوالِ حال کیسے ہیں؟"

پھر اچانک سے حوصلہ پا کر
ہاتھ اُنھوں نے اُٹھایا سینے تک
میں تبھی کھڑکی سے ہٹا پیچھے
اور دروازے پر ہوئی دستک

اور اُنھوں نے بھی کہہ دیا واپس
"میں ہوں ٹھیک، آپ کیسے کیسے ہیں؟"
کس سے کہیے کہ وہ نہیں آتے
کس سے کہیے کہ حال ایسے ہیں

میں نے جلدی سے کھولا دروازہ
اک تبسّم تھا منتظر میرا
جس نے دہلیز پر سلام کیا
وہ تو تھا اور ہی کوئی چہرہ

سوچتا ہوں ہر ایک دستک پر
بالضرور اب وہ آ گئے ہوں گے
کھولتا جب بھی ہوں میں دروازہ
ہوتے ارمان چُور ہیں میرے

17 مارچ 2020ء

سابقہ محبوبہ سے گفتگو

"آپ نے پہچانا مجھ کو؟ دل سے کرتی ہوں سلام
مجھ کو لگتا ہے بھلا بیٹھے ہو شاید میرا نام"

"والسلام اور آج کل کیسی ہو تم؟ اچھی تو ہو؟
میری جانب سے بہت 'شادی مبارک' آپ کو"

"میں بہت اچھی ہوں لیکن کھو گئے ہو تم کہیں
شکریہ جو آپ مجھ کو اب تلک بھولے نہیں"

"میں سمجھتا تھا کہ مجھ سے ہو گئی ہو اجنبی
سوچنا بھی مت میں تم کو بھول سکتا ہوں کبھی"

"یہ غنیمت ہے کہ ان آنکھوں نے پہچانا مجھے
آپ سے مجھ کو ملے ہیں پندرہ دن ہو گئے"

"میں یقیں مانو بلا مقصد کہیں جاتا نہیں
وقت جانے کا کہیں اکثر مجھے ملتا نہیں"

"میں سمجھتی ہوں، وہی مجبوریاں، مصروفیت
آپ دیتے ہی نہیں ہیں اور کسی کو اہمیت"

"آپ تو ہیں جانتی یہ زندگی ہے دردمند
خیر، گھر کیسا ہے؟ آیا یا نہیں تم کو پسند؟"

"گھر بھی اچھا، لوگ بھی اچھے ہیں، سب کچھ خوب ہے
گفتگو کرنے کا یاں پیارا بہت اسلوب ہے"

"آپ کی تو زندگی میں جیسے کلیاں کھل گئیں
ہو مبارک زندگی میں تم کو خوشیاں مل گئیں"

"دیکھیے اب ظلم ایسے ہم پہ تو مت کیجیے
آپ کیوں آئے نہیں شادی کے دن ملنے مجھے؟"

"آپ بیٹھیں کمرے میں اپنے تھیں پہلے ہی اداس
اور بہت سی لڑکیاں بیٹھی تھیں دلہن جی کے پاس"

"آپ کی ہستی نہ سارا دن نظر آئی ہمیں
واقعی تھے آپ آئے شادی کی تقریب میں؟"

"میں بٹاتا واں رہا اول ترے بھائی کا ہاتھ
مارتا گپیں رہا کچھ وقت پھر دولہا کے ساتھ"

"کہہ رہے تھے کر دیا تم نے وہاں پر گم انھیں
مجھ سے کہتے تھے بہت اچھے لگے ہو تم انھیں"

"تھوڑا زیور اور چند اک ساڑھیاں میں نے جو دیں
میرے اُن تحفوں کو پہنا کرتی ہو تم یا نہیں؟"

"کیا یہ ممکن ہے نہ پہنوں چیزیں بھیجی آپ کی
دیکھیے! پہنی ہوئی ہے نیلی ساڑھی آپ کی"

"خوبیوں سے آپ کرتی ہوں گی اُن کے دل پہ راج
آپ کے دولہا بھی ہیں کیا آپ جیسے خوش مزاج؟"

"وہ بہت اچھے ہیں اس کے ساتھ کچھ سادہ بھی ہیں
ہیں بہت ہنس مکھ پر اس کے ساتھ سنجیدہ بھی ہیں"

"نہ مصیبت پار کر پائے کبھی در آپ کا
ہے دعا میری سدا بستا رہے گھر آپ کا"

"ایک مدّت ہو گئی مجھ سے ملے، کیسے ہو اب؟"
"اب میں کیسا ہوں یہ کہہ سکتے نہیں ہیں میرے لب

پھول کھلتا ہے کبھی اک بار مرجھانے کے بعد؟
بس میں تنہا رہ گیا ہوں آپ کے جانے کے بعد"

"میں نہیں تو ایک دنیا منتظر ہے آپ کی
یوں بچھڑنے سے نہیں ہے ختم ہوتی زندگی"

"ختم ہوں میں کرچکا اُس زندگی کا سلسلہ
تنہا رہنے کا ہمیشہ کرچکا ہوں فیصلہ"

"اجنبی مت جانیے گا، دوست ہوں میں آپ کی"
"اپنا سمجھا آپ نے، ہے مہربانی آپ کی

اب ہو تم شادی شدہ، رکھنا بہت اپنا خیال
عقد وہ رشتہ ہے اور کوئی نہیں جس کی مثال"

"یہ کبھی مت سوچنا ہو اجنبی جاؤں گی میں
آپ بلوائیں گے تو ملنے ضرور آؤں گی میں

روٹھے ہو تو مان جاؤ! آ کے مل جاؤ ہمیں"
"میں نہیں ناراض بالکل، جمعہ کو شاید ملیں"

"صحن میں ہیں وہ بھی باہر، اُن کو بتلاتی ہوں میں
آپ گر چاہیں تو اُن سے بات کرواتی ہوں میں"

"وجہ سے میری نہ کچھ تکلیف اُن کو دیجیے
کام میں مصروف ہوں گے، کام کرنے دیجیے"

"آپ بھی رکھیے گا اب اپنا بہت سارا خیال
ہاتھ پھر آتے نہیں جائیں گزر جو ماہ و سال

"بات کر کے آپ سے مجھ کو بہت اچھا لگا
ہے دعا میری ہو رب حامی و ناصر آپ کا!"

"خوش رہو، خوشیوں میں کھیلو اور رہو جیتی مدام
آپ کی خدمت میں چاہت سے بھرا میرا اسلام"

09 اپریل 2020ء

دل کی چوٹ

بات مرے دل کی میں خود نہیں تھی جانتی
جو مرے دل میں رہا لڑکا تھا وہ عام سا
آتا تھا اکثر وہ گھر اور چلا جاتا تھا
آیا نہ مجھ کو خیال، روگ مجھے لگ گیا

ہوتا تھا اکثر شکار میری شرارت کا وہ
میں تھی اڑاتی مذاق اُس کا سدا بے دریغ
ڈانٹتی تھی اُس کو ہر چھوٹی بڑی بات پر
دیتی شکایت بھی تھی اُس کی لگا بے دریغ

آج تلک لگتا تھا، وہ چلا بھی جائے تو
غیر ضروری سا ہے، فرق نہیں کچھ مجھے
آج مگر جب کہ وہ نام لگا غیر کے
سوچتی ہوں بیٹھ کر، ہو رہا ہے کیا مجھے؟

آج بھی ہے ہنس رہا وہ تو کھڑا سامنے
ہوں میں اداسی سے کیوں داغ جگر دھو رہی؟
کچھ نہیں تھا جب کہ وہ، دل مرا ہے کیوں اداس؟
دیکھ کے دل پر دلھن لگ رہی ہے چوٹ سی!

04 جون 2020ء

نظر نہ آؤ گے تو خواب کو جلادوں گی
شگفتگی کے اِس سراب کو جلادوں گی

تری نظر پیاسی گر رہی اگر اے جاں
میں اپنے چہرے کے نقاب کو جلادوں گی

جو دھوپ ایک پل قدم ترے جلائے گی
میں اس زمیں کو آفتاب کو جلادوں گی

اگر نگاہ تیری تشنگی کے پاس نہیں
میں اپنی آنکھوں کی شراب کو جلادوں گی

امانت اِس طرح وجود کی بچاؤں گی
مٹا کے حسن میں شباب کو جلادوں گی

مرے نصیب میں اگر تری وفا نہیں
میں اپنے حسن کی کتاب کو جلادوں گی

اگر عذاب تیری یاد کا در آئے گا
مجھے عذاب، میں عذاب کو جلادوں گی

اگر یہ درمیاں نہ اپنے مہکتے ہوں گے
ہر اک کنول، ہر اک گلاب کو جلادوں گی

جو بے حجاب کر دوں اپنا حسن موجوں پر
سمندروں میں جلتے آب کو جلادوں گی

یہ تیرے بن طلب کرے گا کچھ خدا سے گر
تری قسم! دلِ خراب کو جلادوں گی

27 نومبر 2019ء

خودکشی سے پہلے
محبوبہ کے نام آخری خط

جانے سے پہلے یہ خط لکھ رہا ہوں میں تم کو
خودکشی کرنے کو دریا کے کنارے پر آج
فیصلہ سوچ سمجھ کر کیا ہے اتنا اہم
جس پہ مجبور مجھے کرنے ہے والا یہ سماج

پھول گرچہ ہیں سجاتے خوشی سے مَیّت پر
اپنی چاہت کے کبھی پھول نہ کھلنے دیں گے
زندگی تیرے بنا مجھ کو گوارا ہی نہیں
دنیا والے مجھے تم سے نہیں ملنے دیں گے

مجھ کو تم سے ہے محبت سو بلاتا ہوں تمھیں
کیوں اکٹھے ہی نہ اِس اہم سفر پر جائیں
"جسم کی موت کوئی موت نہیں ہوتی ہے"*
کیوں نئی زندگی پانے کو نہ ہم مر جائیں

بے وفا ہو تو نہیں آج میں روکوں گا تمھیں
میں تو مر جاؤں گا، چاہے کسی کے گھر جاؤ
تم کو مجھ سے ہے محبت تو ہے لازم تم پر
خودکشی کر کے مرے ساتھ ہی تم مر جاؤ

پھول لازم نہیں دلہن کے ہی ہوں بستر پر
وہ تو نابود مزاروں پہ بھی کھل سکتے ہیں
ملنا لازم نہیں جسموں کا اِسی دنیا میں
حوضِ کوثر کے کناروں پہ بھی مل سکتے ہیں

*ساحر لدھیانوی کی نظم "گاندھی" سے تضمین

08 جون 2020ء

مجھے گر اپنے دل میں تم بسا لیتیں تو اچھا تھا
مرے دل کو اگر مجھ سے چرا لیتیں تو اچھا تھا

رہو گی کب تلک تم بے ٹھکانہ سامنے میرے
دیارِ عشق میں اک گھر بنا لیتیں تو اچھا تھا

تری دہشت زدہ آنکھوں نے دیکھے ہی نہیں سپنے
مرے خوابوں کو آنکھوں میں بسا لیتیں تو اچھا تھا

نگر تاریک ہے دل کا تمہارے، جانتا ہوں میں
محبت کی مری مشعل جلا لیتیں تو اچھا تھا

رہو گی تم جدا کب تک سکوں سے اور خوشیوں سے؟
مری الفت کو سینے سے لگا لیتیں تو اچھا تھا

جھکی پلکوں سے تیری گو مجھے شکوہ نہیں کوئی
نظر اک پل اگر مجھ سے ملا لیتیں تو اچھا تھا

مجھے معلوم ہے ڈرتی بہت ہو بے وفائی سے
اگر اک بار مجھ کو آزما لیتیں تو اچھا تھا

شرف دے کر مجھے اپنی محبت اور چاہت کا
دلِ بے تاب کی میرے دعا لیتیں تو اچھا تھا

جوانی پر تمہاری گو حجاب و پردہ ہیں لازم
محبت کی مری سر پر ردا لیتیں تو اچھا تھا

سمجھتا ہوں تمہارے دل کو شاید تم سے بھی بہتر
مجھے محبوب تم اپنا بنا لیتیں تو اچھا تھا

25 دسمبر 2019ء

ایسی صورت کہ جو ہر دل میں ٹھکانہ کر لے
اک ادا سے جو خدا خود پہ زمانہ کر لے

رب کا سب آنکھوں پہ احسان حسیں لگتی ہو
تم مجھے حوروں کی مہمان حسیں لگتی ہو

خوشبو میں پھولوں سے کلیوں سے نزاکت میں سوا
نام سے بزم تو سانسوں سے مہکتی ہے ہوا

پری پیکر بہت انسان حسیں لگتی ہو
خلد تخیل کی سلطان حسیں لگتی ہو

تیرے ہی حسن کے سب نے لکھے ہیں افسانے
روبرو خود کو ترے کیسے کوئی پہچانے؟

تم ہی تو حسن کی پہچانِ حسیں لگتی ہو
بزمِ کونین کی سلطانِ حسیں لگتی ہو

دل کشی میں نگہِ ناز بہت قاتل ہے
مسکرانے کا بھی انداز بہت قاتل ہے

تم ہی تخلیق کا عنوان حسیں لگتی ہو
اپنی تقدیس میں قرآنِ حسیں لگتی ہو

اپنے ہاتھوں کی لکیریں تو دکھا دو مجھ کو
کس کی تقدیر میں لکھی ہو بتا دو مجھ کو

میری منزل، مرا ارمان حسیں لگتی ہو
دل میں رہتی ہو پر انجان حسیں لگتی ہو

19 اکتوبر 2020ء

چوڑیوں سے

دلِ محبوب کو غمگین مت کر
کنول پر مائل اے نسرین! مت کر
برہ کی رات کی تحسین مت کر

تو کنگن کو ملا لے چوڑیوں سے
کلائی کو سجا لے چوڑیوں سے

ہے تیری زندگی محبوب تیرا
نہیں ہے دلربا اسلوب تیرا
تو اُس کی اور وہ ہے مطلوب تیرا

جا اُس کا دل چرا لے چوڑیوں سے
کلائی کو سجا لے چوڑیوں سے

نظر آئے تجھے محبوب جب بھی
نظر سے بات کر ہونٹوں کو لے سی
تو جامِ دید کو دل کھول کر پی

نہ چہرے کو چھپا لے چوڑیوں سے
کلائی کو سجا لے چوڑیوں سے

کلائی ہے تری ویران کب سے؟
ہے تو بیٹھی ہوئی حیران کب سے؟
گنوا بیٹھی ہے تو مسکان کب سے؟

پیا کو جا منا لے چوڑیوں سے
کلائی کو سجا لے چوڑیوں سے

تری آنکھوں میں کاجل کیوں نہیں ہے؟
کوئی ہجران کا حل کیوں نہیں ہے؟
سکوں تجھ کو کوئی پل کیوں نہیں ہے؟

نہ تو اتنی سزا لے چوڑیوں سے
کلائی کو سجا لے چوڑیوں سے

منانے میں اگر تاخیر ہوگی
بہت تیری بری تقدیر ہوگی
فقط مجرم تری تقصیر ہوگی

سو دل میں گھر بنا لے چوڑیوں سے
کلائی کو سجا لے چوڑیوں سے

پیا کا دل تری دنیا ہے پگلی
تری فریاد کا طِبا ہے پگلی
تو اُس کی اور وہ تیرا ہے پگلی

اُسے اپنا بنا لے چوڑیوں سے
کلائی کو سجا لے چوڑیوں سے

28 نومبر 2019ء

جواب دو

کیا مجھے اپنا بنانے کے لیے آئی ہو؟
یا مرا درد بڑھانے کے لیے آئی ہو؟

جب فدا ہو گئے ایماں پہ بتانِ آزر
ایک بت خانہ بسانے کے لیے آئی ہو؟

جب کہ اک شمع بھی باقی نہ رہی دنیا میں
مشعلِ دل کو جلانے کے لیے آئی ہو؟

کس لیے آج یوں مخمور ہیں تیری آنکھیں
کیا مری پیاس بجھانے کے لیے آئی ہو؟

مجھ سے کہہ کر میں تمھیں یاد بہت آتا ہوں
کیا مرے دل کو لبھانے کے لیے آئی ہو؟

ایک مدت ہوئی جو سو رہے ہیں دل میں مرے
پھر وہ ارمان جگانے کے لیے آئی ہو؟

خواب ہستی بھی بھلا دو گی مری جان مجھے
یا کہ نیندوں کو بسانے کے لیے آئی ہو؟

اب پشیمان ہو کے آئی ہو کیا ماضی؟
یا مجھے اور ستانے کے لیے آئی ہو؟

پیار کی پہلی غزل بن کے ہو آئی یا پھر
آخری گیت سنانے کے لیے آئی ہو؟

آئی ہو تم مرے زخموں پہ لگانے مرہم
یا نئے زخم لگانے کے لیے آئی ہو؟

06جنوری2020ء

چوڑی

پیا کے ہاتھ کی چوڑی بڑی مبارک ہے
اداس کر رہے تھے زندگی کے روگ مجھے
غمِ حبیب نے رکھا محوِ سوز مجھے
عزیز رکھتی ہوں میں اپنی جان سے بھی اِسے

مرے پیا کی مجھے یاد ہے دلا دیتی
کٹھن ہیں دن گو جدائی کے، رات رات کڑی
بڑے سکوں سے گزرتی ہے رات کی وہ گھڑی
جب اُس کی یاد میں سب مجھ کو ہے بھلا دیتی

کھنکتی ہے تو فراموش کر ہی دیتی ہوں
جو عہدِ ضبط و شرارت کی تھی قسم کھائی
لبوں سے اُس نے مرے چیز جو چرائی تھی
ہے یاد آتی تو چپکے سے رو ہی دیتی ہوں

یہ اکثر آ کے ہے کہتی قریب دل کے مرے
ترے غموں کے سفر میں تری شریک ہوں میں
اکیلی تو نہیں ہے اے کلی شریک ہوں میں
مری دعا ہے کہ جلدی کھلیں نصیب ترے

پیا کی چٹھی ہے آئی "میں جلد آؤں گا
دیارِ غیر کی بزمیں ہیں مجھ سے چھوٹ گئی
تری کلائی کی ہیں چوڑیاں بھی ٹوٹ گئی
ترے لیے میں نئی چوڑیاں بھی لاؤں گا۔"

16دسمبر2019ء

جانم تری وفا میں

کیا دن ہیں میں نے دیکھے اس پیار کی خطا میں
میں تم سے دل لگا کر ہوں مبتلا سزا میں
تم بولتی نہیں ہو چپ رہتی ہو حیا میں
جب ابتدا ہے ایسی کیا ہوگا انتہا میں

جانم میں سہہ رہا ہوں کیا کچھ تری وفا میں

والد ترے ملے کل کہتے تھے "پاس آؤ
کہنے لگے جب آیا، کچھ ہم پہ رحم کھاؤ
عزت کو یوں ہماری مٹی میں مت ملاؤ"
میں کیا جواب دیتا، تم ہی مجھے بتاؤ

جانم میں سہہ رہا ہوں کیا کچھ تری وفا میں

جب سے ہوا ہے راسخ اِس دل میں پیار تیرا
دشمن مرا ہوا ہے ہر رشتہ دار تیرا
کرتے خیال اب ہیں وہ سب بزار تیرا
کرتے نہیں سنا وہ اب اعتبار تیرا

جانم میں سہہ رہا ہوں کیا کچھ تری وفا میں

ہر گھر میں ہو رہی ہیں اب بس تمھاری باتیں
دل ہیں جلاتی میرا اُن کی یہ پیاری باتیں
کرنے لگے ہیں سب ہی اب سچ سے عاری باتیں
میں نے سنی ہیں جتنی جھوٹی ہیں ساری باتیں

جانم میں سہہ رہا ہوں کیا کچھ تری وفا میں

دیوار پر لکھا ہے ہر گھر کی نام اپنا
لوگوں نے کر دیا ہے جینا حرام اپنا
سب کی زبان پر ہے اب ذکرِ عام اپنا
کرنا کچھ ایسا جس سے بن جائے کام اپنا

جانم میں سہہ رہا ہوں کیا کچھ تری وفا میں

سب جانتی ہیں ہم کو بستی کی لڑکیاں بھی
گزروں تو کھل ہیں جاتی ہر گھر کی کھڑکیاں بھی
ہیں تنگ تم کو کرتیں تیری سہیلیاں بھی
کیا روگ لگ گیا ہے، پائے نہ ہو جواں بھی

جانم میں سہہ رہا ہوں کیا کچھ تری وفا میں

ہمت نہیں کسی میں کچھ کہہ دے آ کے مجھ کو
چاہیں گے رام کرنا سب ہی ستا کے مجھ کو
سمجھا رہے ہیں سب ہی اپنا بنا کے مجھ کو
لیکن ہو لے گئی تم مجھ سے چرا کے مجھ کو

جانم میں سہہ رہا ہوں کیا کچھ تری وفا میں

کہنے لگے یہ مجھ کو کل سارے دوست میرے
بس اُس کے ہو گئے ہو ملتے نہیں ہو ہم سے
استاد قیس کے ہو، فرہاد سے ہو بڑھ کے
رستے پہ میرے اُن نے پہرے لگا دیے ہیں

جانم میں سہہ رہا ہوں کیا کچھ تری وفا میں

وہ پیار کو ہمارے ناکام کر رہے ہیں
باتیں بنا کے جھوٹی اب عام کر رہے ہیں
کتنا برا وہ دیکھو یہ کام کر رہے ہیں
کچھ لوگ ہیں جو ہم کو بدنام کر رہے ہیں

جانم میں سہہ رہا ہوں کیا کچھ تری وفا میں

وہ جانتے نہیں ہیں اک نور ہے محبت
نفرت کی بستیوں سے تو دور ہے محبت
کیا روک لیں گے کہہ کر مجبور ہے محبت
بچے بھی جانتے ہیں، مشہور ہے محبت

جانم میں سہہ رہا ہوں کیا کچھ تری وفا میں

اپنے پیار کی گو دشمن بنی ہے دنیا
میں جس لیے ہوں زندہ وہ پیار ہے تمہارا
جب پیار کر لیا تو ڈرنا پھر اِس میں کیسا؟
ثابت کروں گا میں بھی سچا ہے پیار میرا

جانم میں سہہ رہا ہوں کیا کچھ تری وفا میں

14 فروری 2020ء

تمہارا انکشاف

سلاخیں پھیر دو چاہے مری گستاخ آنکھوں میں
نظر کرنے کی گستاخی کیے بن رہ نہیں سکتا
اگر خود کو چھپانا ہے زباں کو کاٹ دو میری
زباں سے نام میں تیرا لیے بن رہ نہیں سکتا

مری غزلوں میں ممکن ہے تمہارا نام آ جائے
میں اپنی بے خودی میں کچھ بھی کر سکتا ہوں جانِ جاں
حیا سے تم کہو تم کو چھپائے راز کی مانند
خیال اِتنا رہے حد سے گزر سکتا ہوں جانِ جاں

اگر ہے خوف دشمن ہیں مرے اشعار پردے کے
تو چوروں کی طرح تم اب مرے ہاتھوں کو کٹوا دو
اگر تسکیں تمہارے دل کو اِس سے ہو نہیں سکتی
تو مشکیں باندھ کر اب تم مجھے سولی پہ لٹکا دو

دھڑکتا ہے مرے سینے میں جو دل وہ تمہارا ہے
مرے دل کے نگر میں جان بس تیرا بسیرا ہے
چھپاؤ گے کیسے راز تم دنیا سے الفت کا
عیاں اک رازِ الفت جان سارا جسم میرا ہے

چھپاؤ گے کیسے نام اپنا ساری دنیا سے
یقیں جانو یہ سارے لوگ تم کو جان جائیں گے
تری زلفوں کی خوشبو جب مری میت سے آئے گی
چھپو تم لاکھ پردے میں، تمہیں پہچان جائیں گے

22 دسمبر 2019ء

تیرا قاصد

مجھے ہیں یاد وہ افسانوی لمحے محبت کے
وہ قسمیں باوفائی کی، حیا، وعدے مروت کے

جدائی کی وہ آتش تیرے سینے میں بھی جلتی تھی
وہ مشعل مسکراہٹ کے قرینے میں بھی جلتی تھی

ہوئی مانع جو دوری بیچ اپنے بات کرنے کو
طبیعت مچلی جب اظہار احساسات کرنے کو

وہ اک ننھا سا قاصد جو کہ تھا پیغام بر اپنا
تکلّم کو حقیقت کر گیا جو تھا فقط سپنا

وہی ننھا کبوتر نام جس کا 'تیرا قاصد' تھا
مرا پیغام جلدی سے جو تیرے پاس پہنچاتا

وہی قاصد کہ جو تھا آئنہ تیری محبت کا
محافظ جو کہ تھا رسوائی سے میری محبت کا

بتاتا تھا مجھے اُس نے تجھے ناشاد دیکھا ہے
کبھی غم میں تجھے. غم سے کبھی آزاد دیکھا ہے

ترے خط لے کر آتا تھا وہ کتنی رازداری سے
بہت واقف تھا وہ پنچھی تمھاری پردہ داری سے

مجھے آکر بتاتا تھا کہ پیغام آنے والا ہے
پیامِ قلبِ محزوں اب ترے نام آنے والا ہے

تمھاری خامہ فرسائی پہ وہ بے چین رہتا تھا
جو اڑتا رات بھر ہم دونوں کے مابین رہتا تھا

اُسے معلوم تھی میری محبت آپ کے دل میں
سدا موجود رہتا تھا تری خلوت کی محفل میں

وہ جو نازک پروں سے تیرے آنسو صاف کرتا تھا
جو تیرے دل کے اُن صدموں سے بھر جانے سے ڈرتا تھا

سفید اُس کے پروں میں تیرے خط کی پردہ داری تھی
گراں اُس پر گزرتی تیری وہ انجم شماری تھی

جو دیتا تھا دلاسے تیرے دل کو صبر کرنے کے
سبق دیتا تھا الفت میں سبھی کچھ کر گزرنے کے

گلاب اک ہر سحر دیتا تھا میں اُس کو ترا تحفہ
معطر تیری نکہت سے ہو جاتی تھی مری دنیا

ترے قاصد کی ننھی آنکھیں کتنی نیک طینت تھیں
ہمیشہ جس نے اپنی ساری باتیں راز میں رکھیں

گلے میں اُس کے تھا اک تیرے آنچل سے گرا موتی
نشاں وہ بھی تھا الفت کا، نہیں تھا عام سا موتی

کبھی اُس نے نہیں ہونے دیا احساس تنہائی
سمجھتا تھا یقیناً اپنی الفت کی وہ گہرائی

ترے قاصد کے ہیں احساں بہت میری محبت پر
مری تاریک راتوں میں ہوا ثابت تھا جو اختر

نظر آتا نہیں اب پاس وہ ہم کو جہانوں میں
مگر زندہ رہے گا وہ محبت کے نشانوں میں

07 دسمبر 2019ء

تنبیہ

نشیمن ہے تری زلفوں کے سائے میں مرا جب سے
بہاریں پھول سے برسا رہی ہیں میرے چہرے پر
ہوں اک میں جو کسی بے تاب سے دل کی امانت ہوں
کہ تم سے دور ہو کر تم میں کھو جاتا ہوں میں اکثر

وہ دریا کا کنارہ، وہ ندی، وہ آرزوئیں بھی
ترے اِس دل کی مانند اب بھی کرتی پیار ہیں مجھ سے
فنا ہونے کی خاطر اِس جہانِ پاکبازی کو
فقط دو آشنا ایسے ہیں جو درکار ہیں مجھ سے

وہی دن ہیں، وہی راتیں ہیں لیکن اجنبی ہیں ہم
مجھے کیا جانتی ہو تم، تمھیں کیا جانتا ہوں میں
اگر ضد ہے تمھاری، مان لیتا ہوں ہیں ہم واقف
مگر سچ ہے یہی تم کو نہیں پہچانتا ہوں میں

وفاکاری کی دنیا میں نہیں ہے کوئی پابندی
جفاکاری کی میری جستجو میں کھو بھی سکتی ہو
مرے دل کی سخاوت کو کرو گے یاد تم بھی کیا!
گلے سے لگ کے گر چاہو تو اب تم رو بھی سکتی ہو

مرے دل کی کبھی تم کر نہیں پائیں خریداری
تمھارے پاس ہوں تو تم دعا دو آشنائی کو
محبّت کے سمندر میں غرورِ دل لگی کیسا؟
بھلا نامت کبھی بھی جان میری بے وفائی کو

تمھیں پروا نہیں اپنی مجھے پروا تمھاری ہے
ترا ہو جاؤ گا، ماضی کی وہ دنیا جلا آؤ
نہیں اپنا رہوں گا جب، تمھارا میں ہو جاؤں گا
اگر محفل میں دل کی شمعیں جلتی ہیں، بجھا آؤ

یہ سرد آہیں کبھی میرے لبوں پر بھی مچلتی تھیں
مگر میں ضبط کر کے مسکرا دیتا تھا پل بھر میں
تمھارے دل کی آتش کی خبر مجھ کو نہ تھی بالکل
کہ اپنے دل کی آتش کو بجھا دیتا تھا پل بھر میں

محبت میں پڑو گی گر، تمھیں کیا فائدہ ہو گا؟
میں ایسا ہی رہوں گا، ڈال لو گی خود کو مشکل میں
مجھے ہے فیصلہ کرنا فقط دو دن کے عرصے میں
تری زلفوں کے سائے میں رہوں گا یا ترے دل میں

11 جنوری 2020ء

تم نہ سمجھیں

لوگ رہتے ہیں بہت اجنبی پریوں بھی نہیں
رہ کے تم پاس کبھی مجھ کو سمجھ ہی نہ سکیں

میرا لہجہ نہ لگا پیار کا عکاس کبھی
ظلمتوں کا نہیں تم کو ہوا احساس کبھی

میں سمجھتا تھا سدا پاس رہو گی میرے
تیرے بن سوچا نہیں تھا میں جیوں گا کیسے

اک تقاضا ہے، محبت کا یہ شکوہ کیا ہے؟
پیار کا گر نہیں، تیرا مرا رشتہ کیا ہے؟

میری چاہت نہیں ممکن، تمھیں معلوم نہیں
سب سمجھتی ہو تم اتنی بھی تو معصوم نہیں

میں نے کھل کر کبھی بھی تم کو سراہا ہی نہیں
کیا سمجھتی ہو کہ میں نے تمھیں چاہا ہی نہیں

تم نے خلوت میں مرے بارے میں سوچا ہی نہیں
میں نے جی بھر کے ترے چہرے کو دیکھا ہی نہیں

تم بڑی دیر سے ملتی رہی ہو شام و سحر
مستقل میں نے کبھی تم سے ملائی نہ نظر

میرے ملنے کے بھی انداز کو تم پڑھ نہ سکیں
میری آنکھوں میں چھپے راز کو تم پڑھ نہ سکیں

لگا دل کو نہ محبت سے بچا پاؤ گی
کبھی سوچا نہ تھا تم دور چلی جاؤ گی

10 فروری 2020ء

تمہارے بن

کبھی میسر نظر کو اپنی تمہارا ثانی نہ کر سکوں گا
گداز جذبات پر کبھی بھی میں مہربانی نہ کر سکوں گا

خیال عرشِ بریں کی رفعت کو چومتے ہیں تمہارے باعث
سرورِ خوں سے لے کر تخیّل پھر آسمانی نہ کر سکوں گا

تمہارا گر ہاتھ ہاتھ میں ہو تو فتح کر لوں گا سارا عالم
تمہارے بن تو میں اپنے دل پر بھی حکمرانی نہ کر سکوں گا

تمہاری آنکھوں میں میری دنیا کو آج بھی حکمِ کن فکاں ہے
اگر رکا ارتقاء، خیالوں کی ترجمانی نہ کر سکوں گا

حیات بخشی ہے میرے الفاظ کو تمہاری ہی جستجو نے
تمہارے بن لفظ مردہ ہوں گے تو خوش بیانی نہ کر سکوں گا

05 دسمبر 2021ء

تلافی

دستک "جی کون؟" "احمد" "خوش آمدید! کیسے؟"
"کیسی ہو؟ ملنے آیا ہوں آپ کے میاں سے"

"اچھی ہوں، آپ کیسے؟ تشریف لائیں اندر
باہر کہیں گئے ہیں، اب تو نہیں ہیں گھر پر"

"میرا تو آج کافی ملنا تھا لازم اُن سے
بس قرض واپسی کا وعدہ تھا اُن کا مجھ سے"

"کب آئیں گے وہ واپس؟" "شاید کہ شب کو آئیں"
"جاتا ہوں۔" "ایسے کیسے؟ چائے تو پی کے جائیں۔"

"جاتا ہوں، شاید اس وقت مصروف آپ ہوں گی؟"
"کچھ کہنا چاہتی ہوں، اک بات ہے ضروری"

(اندر لے جا کے گھر کے دالان میں بٹھایا
چائے کنیز لائی ایک ایک کپ تھمایا)

"کیا چاہتی ہیں کہنا جو بات ہے ضروری؟"
"شاید کہو بہانہ پر بات ہے یہ سچی

اک بوجھ بن چکی ہے اب اُن کی قرض داری
رہتے ہیں فکر سے وہ بے دار رات ساری"

"خوش حال تھے وہ بے حد، کیا ایسا ہو گیا ہے؟"
"کیا آپ جانتے ہیں (سنجیدہ منہ بنا کے

صحت کا حال اُن کی کافی خراب سا ہے
اور کاروبار میں بھی نقصان ہو رہا ہے

گھر ہو رہا ہے ویراں کم بخت مندیوں سے
بے حد پریشاں ہیں وہ ماضی کی غلطیوں سے"

ذکر اس کا اُن نے اب تک مجھ سے نہیں کیا ہے"
" سمجھیں ہمارا سب کچھ برباد ہو گیا ہے

تدبیر تو بھی اُن کی ناکام ہو گئی ہے
اک فیکٹری بھی اب تو نیلام ہو گئی ہے"

"اچھائی کی توقع؟" "وہ کہہ رہے تھے پرسوں
گر بیچ بھی دوں سب کچھ پھر بھی رہیں گے لاکھوں

قرض اتنا ہے زیادہ اب اُن کے سر پہ احمد
قرض آپ کا نہیں ہے کل کا بس ایک فیصد"

"اب اپنے پیسوں کو میں ڈوبا ہوا ہی سمجھوں؟"
(کچھ سوچ کر وہ بولی) "میں کب یہ کہہ رہی ہوں؟

(خود تھی بہت پریشاں جب کرتی تھی یہ باتیں)
مجھ کو ہے ڈر کہیں کچھ اچھا برا نہ کر لیں"

"کوشش ذرا سی کیجے خود کو سنبھالنے کی
میں بھی کروں گا کوشش کچھ حل نکالنے کی

جیسی تمہاری قسمت ویسی ہماری قسمت
کہنا ملیں وہ مجھ سے ہو جب بھی اُن کو فرصت"

"آمین! لگ رہا ہے پھر ہو گی قسمت اچھی
اس بات کا مگر میں مطلب نہیں ہوں سمجھی"

"اُن کو ملی تمہاری نعمت ہے اک اضافی
نقصاں ہوا ہے میرا ناقابلِ تلافی"

11 اپریل 2020ء

تجدید یا تردید؟

مری وفا کی یاد کو مٹا دو گر مٹا سکو
محل وہ حسرتوں کے سب گرا دو گر سکو

میں اجنبی ہوں سوچ کر اٹھانا مت نظر کبھی
میں دیکھوں تب بھی تم نظر جھکا لو گر جھکا سکو

مری محبتوں کی آخری کتاب تم ہی ہو
یہ راز اپنے دل میں تم چھپا لو گر چھپا سکو

تباہ ہونے کے ہیں آخری کنارے پر کھڑے
مجھے اور اپنے آپ کو بچا لو گر بچا سکو

اگر پڑھو گی خط مرے تمہارا دل جلے گا بس
مرے خطوط آگ میں جلا دو گر جلا سکو

محبتوں میں پڑ کے ہم نے کھوئیں مسکراہٹیں
یہ سب میں کر رہا ہوں تاکہ تم بھی مسکرا سکو

مسرتوں کے باغ میں کھلیں گے پھول اب؟ نہیں
وہ آرزوؤں کے چمن جلا دو گر جلا سکو

مرے جہان میں تمہاری اب کوئی جگہ نہیں
تم اپنا اک الگ جہاں بسا لو گر بسا سکو

میں تم یاد آتا ہوں اگرچہ پہلے سے ہی کم
اب اچھی طرح تم مجھے بھلا دو گر بھلا سکو

کہوں گا خوش دلی سے تم کو جان میں خوش آمدید
اگر نئے سرے سے میری زندگی میں آ سکو

23 فروری 2020ء

تغریق

پڑھنے کو کھولتا ہوں جب بھی کبھی کوئی کتاب
مجھ کو الفاظ میں جنبش سی نظر آتی ہے
ہٹ کے اپنی جگہ سے رکتے ہیں جب آخر میں
خوبصورت کوئی تصویر سی بن جاتی ہے

نرم سی لمس سے تصویر کو جب چھوتا ہوں
اُس کا ہر نقش حقیقت میں بدل جاتا ہے
جب حقیقت کو سمجھ پاتا نہیں بہکا شباب
دل سنبھلنے کی جگہ اور مچل جاتا ہے

جب وہ آہستگی سے پردے اٹھاتی ہے سب
حسن کی دید کا نایاب سماں ہوتا ہے
مسکراتی ہوئی آنکھیں، وہ دمکتا چہرہ
حسن کی دید کا دریا سا رواں ہوتا ہے

چاہتا ہوں کہ کوئی بات کرے وہ مجھ سے
بن کے خاموش تماشائی کھڑی رہتی ہے
میں بلاتا ہوں تو وہ پلکیں جھکا لیتی ہے
جیسے تصویر کتابوں میں پڑی رہتی ہے

وہ ہے الفاظ کی دیوی یا ارم کی ملکہ؟
پڑھنے دیتی بھی نہیں، چھوڑ کے جاتی بھی نہیں
کہتی ہے مجھ سے مرے نام لکھوا ایک غزل
لکھنے لگتا ہوں تو وہ نام بتاتی بھی نہیں

13 اکتوبر 2021ء

پیغامِ محبت

چاہتا ہوں تمھیں، دل تم سے لگا بیٹھا ہوں
جب سے دیکھا ہے تمھیں ہوش گنوا بیٹھا ہوں
اپنے دل میں تری یادوں کو بسا بیٹھا ہوں
دین و دنیا تو کجا خود کو بھلا بیٹھا ہوں

میں ہوں جس پر فدا اے جان وہ صورت تم ہو
میرا اک خواب ہے اور اُس کی حقیقت تم ہو
چاند ہو تم، کلی ہو، جانِ جاں نکہت تم ہو
میری محبوبہ مری پہلی مَحَبّت تم ہو

ہو گئی دنیا فراموش تری الفت میں
میں رہا کرتا ہوں مدہوش تری الفت میں
کچھ بھی میرا نہیں ہے دوش تری الفت میں
میں ہوں بت کی طرح خاموش تری الفت میں

میں فدا کر دوں فلک کے یہ ستارے تم پر
تم مری جان ہو، دل ہو مرا، ہو میری نظر
چاندنی رات و شفق تم ہو، ترے دم سے سحر
تیری ہی یاد میں رہتا ہوں میں کھویا اکثر

ہو تمھیں سامنے جس سمت نظر جاتی ہے
میری شب تیرے تَصَوُّر میں گزر جاتی ہے
تو پری بن کے مرے دل میں اتر جاتی ہے
زلف تیری مرے شانوں پہ بکھر جاتی ہے

میں تمھارا ہوں مری جان، مری ہو جاؤ
ہے مری دنیا بھی ویران، مری ہو جاؤ
زیست کی راہ ہو آسان مری ہو جاؤ
سب سے اے خوب رو انسان مری ہو جاؤ

میں بھی تم سے ہوں، مری دنیا فقط تم سے ہے
روشنی دنیا میں بس تیرے تَبَسُّم سے ہے
سازِ ہستی ترے نغموں کے تَرَنُّم سے ہے
سوزِ ہستی تری یادوں کے تلاطُم سے ہے

21 دسمبر 2019ء

محبوبہ کا پہلا جواب

مہوشِ رشکِ جناں کا آج پہلا خط ملا
اس کا مطلب میری جاں کا آج پہلا خط ملا

آپ کے اس شعر نے دل کو مرے پگھلا دیا
میرے دل کو ایک بسمل کی طرح تڑپا دیا

وہ تصور میں مرے یوں سامنے بیٹھی رہی
جیسے ہر اک بات اُس نے آ کے مجھ سے خود کہی

'ہے جہاں میرے لیے اے مہ جبیں تیری وفا
ہے جہاں بے کار گر حاصل نہیں تیری وفا'

خط کا ہے ہر لفظ اُس کے ذوق کی روشن دلیل
خط ہے کیا جذبات کا بہتا ہوا دریائے نیل

بس گئی ہے میرے دل میں بھی محبت آپ کی
کر چکی ہے میرے دل میں گھر مروت آپ کی

آ رہی ہے اُس کے خط سے اب بھی خوشبوئے سمن
اس طرح ترتیب پایا اُس کے خط کا ہے متن

لگتا ہے اب آپ کے ہاتھوں میں میرے ہات ہیں
پیار کی اس راہ میں کچھ میرے بھی جذبات ہیں

"ہو سلام اُس پر کہ. جس نے مجھ سے چاہی ہے وفا
دل رہے اُس کا سلامت. جس نے کر لی ہے وفا

سوچتی ہوں میں کروں کیا اپنی جاں تم پر نثار
جان کی قیمت ہی کیا؟ کر دوں جہاں تم پر نثار!

سوچتی ہوں یہ حقیقت ہے فقط یا خواب ہے؟
اک عروسہ کی طرح اب دل مرا بے تاب ہے

میرے پیارے کیوں ہو میرے واسطے بے چین تم؟
رت جگوں اور میری یادوں کے ہو کیوں مابین تم؟

ڈوب کر ہوں لکھ رہی تیری محبت میں یہ خط
غرق ہے تیرے لیے مہر و مروت میں یہ خط

میری الفت میں، محبت میں ہو کب سے بے قرار؟
جاں! کہو آخر ہوا کب تھا تمھیں مجھ سے پیار؟

ڈرتی ہوں دنیا کو ہو جائے نہ الفت کی خبر
آبگینے کا سا یہ دل اور الفت اِس قدر!

آخر اس خلشِ جہاں دیدہ سے حاصل تھا ہی کیا؟
خاص مجھ میں،، جس پہ دل تیرا ہے مائل، تھا ہی کیا؟

چوم تیرے خط کو سینے لگا لیتی ہوں میں
بجلیاں چپکے سے اِس دل پر گرا لیتی ہوں میں

جانتی ہوں تم محبت کرتے ہو مجھ سے بہت
اور رنجیدہ بھی ہو اس ہجر کے غم سے بہت

آپ نے بھیجے مجھے جتنے بھی ہیں خط، پاس ہیں
آپ کے جو دل کے مثلِ آئنہ عکاس ہیں

خط ترے پڑھ کر ہوئی حالات سے آگاہ ہوں
اور سفرِ عشق میں جانم ترے ہمراہ ہوں

خوابِ یوسف ہو زلیخا کی نظر میں تم مجھے
مل گئے ہو زندگی کی رہ گزر میں تم مجھے

اضطرابِ جاوداں ہے اب گو میرے دل کا حال
اپنے پردے اور حیا کا ہے بہت مجھ کو خیال

میری جاں! الفت کا اک پیغام لکھ لینا مجھے
پردۂ عصمت میں اپنے نام لکھ لینا مجھے

دیکھنا انگلی نہ کوئی بھی اٹھے میری طرف
دیکھنا شرم و حیا کا کھو نہ میں بیٹھوں شرف

دیکھنا نام تمنا جان پردے میں رہے
ہر پہر ہر اک گھڑی ہر آن پردے میں رہے

تیری ہر اک بات اپنی جاں سے پیاری مجھے
اور خیالوں سے ترے کب رستگاری ہے مجھے!

تیرے خط کی لمس ہے ابریشم و ململ کی لمس
مجھ کو شرما دیتی ہے مجھ سے مرے آنچل کی لمس

کچھ نہیں خواہش مری تیری محبت کے سوا
کچھ نہیں میں چاہتی تم سے محبت کے سوا

'میرا قاصد' خط مرے لایا کرے گا آج سے
گفتگو کا شوق تڑپایا کرے گا آج سے

بھول مت جانا مجھے میری محبت، والسلام!
اے مرے ارمان کی جنت و نکہت، والسلام!"

23 نومبر 2019ء

پہلا آنسو

ایک آنسو تری پلکوں پہ ستارا بن کر
ہے چمکتا تری آنکھوں سے جو نکلا ہے ابھی
گہرے جذبات کا پیمانہ چھلک اُٹھا ہے
اُس خوشی سے کہ جو پیمانِ وفا سے ہے ملی

اِس کی قیمت ادا ہو سکتی کسی طرح نہیں
پیارا انمول ہے اور پیار کا ہے یہ آنسو
ساری دنیا کی یہ شبنم سے پیارا ہے مجھے
کہ ضرور اِس میں ہے شامل ترے تن کی خوشبو

روکنا چاہو گر اِس کو تو یہ رک سکتا نہیں
اک ہی پل میں ترے رخسار پہ بہہ جائے گا
ہو مبارک ہمیں یہ پیار کا پہلا آنسو
زندگی بھر جو ہمیشہ مجھے یاد آئے گا

اِس کو رخسار سے پینے کی اجازت دو مجھے
قیمتی اشک کو مٹی پہ نہیں گرنا ہے
اس کی نمکینیت احساس دلائے گی مجھے
ملا انمول مجھے پیار کا اک تحفہ ہے

تیری خوشبو مجھے آئے گی بدن سے اپنے
کہ ترا اشک مرے جسم کا حصّہ ہو گا
اپنی چاہت کے حسیں رشتے کو بخشے گا ثبات
ایک آنسو جو تری آنکھ سے نکلا ہو گا

20 مارچ 2020ء

پازیب کا تحفہ

چاہت کا مری ہونے کو مضبوط ہے رشتہ
مانگا ہے مری جان نے پازیب کا تحفہ

دل اُس کا ہے سو اُس کے ہی نغمات ہیں دل میں
پر لیکن اُٹھاتے کئی خدشات ہیں دل میں

پردے میں ہی ہوتی ہے ابھی خط و کتابت
ظاہر نہیں کی ہم نے ابھی اپنی محبت

جب پہنے گی پازیب کی جھنکار تو ہو گی
گھر کے لیے یہ بات پر اسرار تو ہو گی

کیا جو یہ چھپاتی ہے وہ چہرہ ہے کسی کا؟
پازیب کہاں سے ملی؟ تحفہ ہے کسی کا؟

شاید ملیں گے سننے کو الفاظ یہی سخت
تم نام بتاؤ وہ بھلا کون ہے کم بخت؟

مانا کہ وہ کہہ دے گی سہیلی نے دیا ہے
تحفہ دیا ہے جس نے جیا ہے کہ پیا ہے؟

پوچھے گی اگر راز کوئی اُس کی سہیلی
اُس کو بھی سنانا پڑے گی کوئی پہیلی

وہ نام صبا لے گی یا سلمیٰ یا روبینہ
یا عائشہ یا لائبہ یا سمن و ثمینہ

لیکن وہ اگر پوچھ لیں گی سامنے آ کر
شاید وہ سنائے گی کہانی سی بنا کر

باالفرض ہوا طے کسی نے بھی وہ نہیں دی
پھر راز چھپانے کو بھلا کیا وہ کرے گی؟

مجھ سے کہے گا جا کے وہاں جھنکار سنو، دل
اور روکنا دل کو بھی بڑا کام ہے مشکل

بے خود سی بنا دے گی وہ آواز اُسے بھی
بے چین وفا کا کرے گا راز اُسے بھی

الفت کو چھپانا ہی بہت کام ہے مشکل
ثابت نہ سہیلی ہو کوئی دشمن قاتل

پھر سوچ ہے کب تک وہ یہ آفات سہے گی؟
الفت مری کب تک بھلا پردوں میں رہے گی؟

الفت رہے پردے میں زمانے کا چلن ہے
اظہار وفا آگ میں جلنے سے کٹھن ہے

ضائع کروں کیوں انجمن آرائی کسی کی؟
چاہوں گا نہیں میں کبھی رسوائی کسی کی

اب تحفہ اُسے دوں میں یہ چپکے سے چھپا کر
دے آؤں یا میں خود سبھی کے سامنے جا کر

الفت سے اگر میں اٹھا سکتا نہیں پردہ
تو سچی محبت کا نہیں ہو گا یہ رستہ

رہنے نہ دوں گا اُس کی میں خواہش یہ ادھوری
پردہ بھی ضروری ہے محبت بھی ضروری

کیا اُس کی تمنا بھی غمِ نیم شبی ہے
الفت کی نشانی کی طلب دل میں دبی ہے

رسوا نہ ہو یہ برق و شرر پھیل نہ جائے
ڈرتا ہوں کہ بستی میں خبر پھیل نہ جائے

ڈرتے ہیں کہ ہو جائیں نہ بدنام زمانہ
آساں نہیں ہے عشق کے وعدوں کو نبھانا

04جنوری2020ء

پاس آؤ

پاس آؤ زیبِ محفل اس قدر تم دور کیوں ہو؟
کیوں قریب آتی نہیں ہو، اس قدر مجبور کیوں ہو؟

شب گزرتی جا رہی ہے، شمع جلتی جا رہی ہے
چاندنی دیکھو جواں ہے، اور مجھے تڑپا رہی ہے

اے عروسہ! دیکھ تو بے تاب آنچل ہو رہا ہے
دور تم مجھ سے کھڑی ہو، دل یہاں پاگل ہو رہا ہے

دیکھ لو محفل جواں ہے اور طاری مستیاں ہیں
دور ہو تم اس نگر سے، جس میں ساری مستیاں ہیں

دوریاں اچھی نہیں ہیں، منتظر تیرا ہوں کب سے
کس کے ڈر سے دور ہو تم؟ میں نمٹ سکتا ہوں سب سے

ہے عروج تام پر اب جانِ نغموں کا تلاطم
رات دن ہو جائے گی بس چاہیے تیرا تبسم

نام آج آئے گا میرا یاں سبھی کی گفتگو میں
تم ہو خائف اس جہاں سے اور میں پاگل جستجو میں

ہیں کھلی تیرے لیے بس میرے دل کی بارگاہیں
ہیں جھکی مجھ کو بتاؤ آج کیوں تیری نگاہیں

طوفاں ہے اک آرزوئیں کا مرے سینے میں اب بھی
ہے کمی تیرے ملن کی جاں مرے جینے میں اب بھی

دوریوں کو اب مٹا دو یہ ہی کہتا ہے مرا دل
ہے ہمارا کیا تعلق، جان لے یہ ساری محفل

16جنوری2020ء

بے خبر

ہے تازگی مری آنکھوں میں نکھری وادی سی
بہشتیں پاؤں پہ میرے نثار ہوتی ہیں
تڑپ رہی ہے مری روح میرے تن من میں
سلگتی خواہشیں بھی بے قرار ہوتی ہیں

یہ اک ستارہ جو پلکوں پہ میری روشن ہے
مرے پیا کی انگوٹھی کا اک نگینہ ہے
یہ عطر جو میں مل رہی ہوں اپنے سینے سے
مرے لیے مرے محبوب کا پسینہ ہے

اگر وہ نہ ملا تو کس طرح جیوں گی میں
میں ایسی سوچ کی گہرائیوں میں بہتی ہوں
لگائے بیٹھی ہوں سینے سے اُس کی تصویریں
میں اُس کی یاد میں ہر وقت غرق رہتی ہوں

ورق ورق پہ مرے دل کے ہے کتھا اُس کی
وہ مدّتوں سے شہنشاہ ہے مرے دل کا
سجود میں مری تسبیح ہے وہ مل جائے
میں گر ہوں لیلیٰ وہ پردہ ہے میرے محمل کا

بہت ہیں تلخ حقائق، تصوّرات حسیں
کہ اُس کو اپنا سمجھتی ہے ایک زہرہ جبیں
مری محبتیں ساری نثار ہیں جس پر
پتہ نہیں اسے معلوم بھی یہ ہے کہ نہیں

10 جون 2021ء

پارۂ دل

وہ سانسیں بن کے میری زندگی میں کون شامل تھا؟
سہارا بن کے میری بے بسی میں کون شامل تھا

بچھڑنے پر بھی جس کے ہاتھ ہاتھوں سے نہیں چھوٹے
وہ میرے ساتھ سفرِ عاشقی میں کون شامل تھا

مری ہر اک غزل کو ہے طلب جس کے ترنُّم کی
وہ میری دھڑکنوں کی نغمگی میں کون شامل تھا

جو بادل کی طرح صحرائے دل سیراب کرتا تھا
دلاسہ بن کے میری بے کلی میں کون شامل تھا

دکھائی دیتا تھا جس کا تبسّم مجھ کو کرنوں میں
چراغوں کی مدھم اُس روشنی میں کون شامل تھا؟

جو تنہائی میں آ کر پاس مجھ سے بات کرتا تھا
وہ اک آواز بن کر خامشی میں کون شامل تھا؟

لہو دامن ہوا جس کا بچاتے مجھ کو زخموں سے
وہ میرے ساتھ غم کی اُس ندی میں کون شامل تھا؟

وہ جس کی خوش لباسی سادگی پر ناز کرتی تھی
نیا انداز بن کر سادگی میں کون شامل تھا؟

محبّت کا محل جس نے بنایا دل کے شیشے میں
وہ میرے ساتھ اُس شیشہ گری میں کون شامل تھا

جھلک جس کی نظر آتی ہے سب اشعار میں میرے
وہ بن کر روح میری شاعری میں کون شامل تھا

17 مارچ 2020ء

منتظر ہے عشق

ذرا تم پھر مری الفت کی برکھا میں نہا جاؤ
معنبر اپنی زلفوں سے مجھے پاگل بنا جاؤ
ہے ویراں دل کی نگری اس کو تم آ کر بسا جاؤ
سجے جس سے چمن، پھولوں پہ رنگ ایسا چڑھا جاؤ

ہے تیرا پیرہن ہو آسمانوں پر دھنک جیسے
صدائے ساز ہے تیری ہی چوڑی کی کھنک جیسے
ہے ساری ڈالیوں میں تیری زلفوں کی لہک جیسے
بھری ہے سارے پھولوں میں ترے تن کی مہک جیسے

میں جھوم اٹھوں جسے سن کر، کوئی نغمہ سنا جاؤ
تمہارا منتظر ہوں میں، اب آ جاؤ، بس آ جاؤ

مجھے اِن سب حسینوں کی جھلک پھر سے دکھا جاؤ
تمہارا منتظر ہوں میں، اب آ جاؤ، بس آ جاؤ

رواں ہیں وہ وفا کی آبشاریں میری نظروں میں
ہیں پھرتی جھومتی آ کر بہاریں میری نظروں میں
مچلتی خواہشوں کی ہیں قطاریں میری نظروں میں
نگاہِ شوق کی ہیں کچھ پکاریں میری نظروں میں

چلا پھولوں پہ بھی اک تیرے ہی انداز کا جادو
ہے بجلی تیرے جلوے کے ہی پہلے راز کا جادو
تری سادہ کلامی میں بھی ہے اک ساز کا جادو
مرے دل پر چلا ہے تیری ہی آواز کا جادو

مرے ارماں کی تشنہ لبی کو تم بجھا جاؤ
تمہارا منتظر ہوں میں، اب آ جاؤ، بس آ جاؤ

مری جاں! مجھ پہ بھی ایسا کوئی جادو چلا جاؤ
تمہارا منتظر ہوں میں، اب آ جاؤ، بس آ جاؤ

تمہاری یاد میں میں آج کل بے تاب رہتا ہوں
جدائی میں میں بے کل صورتِ سیماب رہتا ہوں
چراغ اک بجھتا، روشن صورتِ مہتاب رہتا ہوں
میں پل بھر سو نہیں سکتا، اے جاں! بے خواب رہتا ہوں

حسیں تیرا بہت ہے اے مری زہرہ جبیں چہرہ
فدا ہیں تجھ پہ گل ہے تیرا اِتنا دل نشیں چہرہ
کسی کا بھی نہیں دنیا میں اب تم سے حسیں چہرہ
کوئی سورج کا ٹکڑا ہے، ترا چہرہ نہیں چہرہ

مرے چہرے پہ زلفیں ڈال کر مجھ کو سلا جاؤ
تمہارا منتظر ہوں میں، اب آ جاؤ، بس آ جاؤ

اٹھا کر پردہ وہ چہرہ مجھے پھر سے دکھا جاؤ
تمہارا منتظر ہوں میں، اب آ جاؤ، بس آ جاؤ

سیاہی میں اماوس سے سوا ہیں دلربا زلفیں
معطر چھو کے ہوتی ہے تری بادِ صبا زلفیں
ہو جب تم کھولتی تو گرتی ہیں پاؤں پہ آ زلفیں
ترا چہرہ چھپاتی ہیں، ہیں کیوں کرتی حیا زلفیں؟

اُنھیں زلفوں کے پردے سے مری راتیں سجا جاؤ
تمہارا منتظر ہوں میں، اب آ جاؤ، بس آ جاؤ

جھلک میں کھلتا اک نرگس کا غنچہ ہیں تری آنکھیں
بھلا دیتی ہیں سب کچھ پیاری پیاری مدبھری آنکھیں
کبھی دیدار ہوتے تھے، ہوئی ہیں خواب سی آنکھیں
تری نظروں کی مے پینے کو ہیں تشنہ مری آنکھیں

مجھے آنکھوں سے اپنی بھر کے جی ساغر پلا جاؤ
تمہارا منتظر ہوں میں، اب آ جاؤ، بس آ جاؤ

ملاقاتیں بھی اک اندازِ اظہارِ محبت ہیں
سدا سر سبز اس دنیا میں گلزارِ محبت ہیں
سریلے نغمے بلبل کے بھی جھنکارِ محبت ہیں
ذرا نظرِ کرم، ہم تیرے بیمارِ محبت ہیں

اے جانِ جانِ عالم ہم کو بھی دیتی شنا جاؤ
تمہارا منتظر ہوں میں، اب آ جاؤ، بس آ جاؤ

تجھے چلتی ہوا کی سرسراہٹ یاد کرتی ہے
تجھے سرو چمن کی لہلہاہٹ یاد کرتی ہے
تجھے فریاد کے قدموں کی آہٹ یاد کرتی ہے
تجھے تشنہ لبوں کی مسکراہٹ یاد کرتی ہے

مرے دل سے لبِ شیریں کی یہ حسرت مٹا جاؤ
تمہارا منتظر ہوں میں، اب آ جاؤ، بس آ جاؤ

یہ ندیاں وادیاں بے کار ہیں اے جانِ جاں تم بن
بھری دنیا میں میرا اور کوئی ہے کہاں تم بن؟
بھٹکتا پھرتا ہوں میں وادیوں کے درمیاں تم بن
کرے گا کون پوری عشق کی یہ داستاں تم بن؟

مری دنیا میں آ جاؤ، مری دنیا بسا جاؤ
تمہارا منتظر ہوں میں، اب آ جاؤ، بس آ جاؤ

ہوائیں اور موسم بھیگے بھیگے دل دُکھاتے ہیں
یہ برساتوں کے قطرے میرے سینے کو جلاتے ہیں
ہرے سبزے کے منظر آگ تن من میں لگاتے ہیں
برہ کے لمحے سچ مچ میرے دل کو کاٹ کھاتے ہیں

مجھے پھر وصل کے لمحوں سے میری جاں ملا جاؤ
تمہارا منتظر ہوں میں، اب آ جاؤ، بس آ جاؤ

معذرت

کتنے ارمان ہیں ترے دل میں
حسن پرور قمر ستاروں کے
رشکِ جنّت لباس و زیور کے
ہر طرف پرسکوں بہاروں کے

تم تو چاہو گی آسماں سے میں
توڑ کر چاند تارے لے آؤں
ساری دنیا کی نکہتیں لا کر
صرف دامن ترا ہی مہکاؤں

تم سمجھتی ہو میری مجبوری
پر نہیں اڑنے کے لیے میرے
تیری سب خواہشیں درست مگر
لاؤں تارے میں توڑ کر کیسے ؟

چاند بھی دور ہے ، ستارے بھی
توڑ کر اُن کو لا نہیں سکتا
میں سجا دوں گا تم کو پھولوں سے
پھول تم کو بنا نہیں سکتا

معذرت چاہتا ہوں میں تم سے
گر تمھیں اُن کی ہی ضرورت ہے
تم پہ سب کچھ نثار کر دوں گا
واقعی مجھ سے گر محبّت ہے

23 مارچ 2020ء

قبائے صبر یہ راتیں مجھے پہنا نہیں سکتیں
فقط یادیں تری دل کو مرے بہلا نہیں سکتیں
کہوں کیسے ؟ یہ باتیں گر تجھے سمجھا نہیں سکتیں
جواں یہ ساعتیں پھر مڑ کے واپس آ نہیں سکتیں

اُسی دستِ حنائی سے مری نیندیں بسا جاؤ
تمھارا منتظر ہوں میں ، اب آ جاؤ ، بس آ جاؤ

04 نومبر 2019ء

بہہ رہی ہے (قطعہ)

تری خواہش مرے خوابوں سے رس کر بہہ رہی ہے
تری چاہت ان آنکھوں سے برس کر بہہ رہی ہے
لیا ہے جب سے تیرے مخملی ہونٹوں کا بوسہ
تری خوشبو مری سانسوں میں بس کر بہہ رہی ہے

02اپریل 2021ء

زعم (قطعہ)

نہ ہوگا کوئی بھی جھکنے پہ راضی
یہ دونوں کی طبیعت سے عیاں ہے
اُسے خود پر غرورِ برتری ہے
مجھے خود پر یقینِ جاوداں ہے

27مارچ 2021ء

فکر (قطعہ)

اشک آنکھوں میں اب نہیں آتے
اپنے ہی دل کا خوں پیوں گی میں
کاش! اتنا تو سوچ لیتا وہ
کس طرح اُس کے بن جیوں گی میں

10جون 2021ء

مری تمنا (قطعہ)

نقاب اتارو کہ میری آنکھیں بھی چین پائیں
تمہارے چہرے کو دیکھنے کو ترس رہا ہوں
تمہاری مشکل سے عمر ائیس سال ہوگی
تمہارا میں منتظر ہزاروں برس رہا ہوں

16جون 2021ء

خوش ہو جائے (قطعہ)

لمس کی کائنات خوش ہو جائے
پوری دل کی ہو بات خوش ہو جائے
دل مرا؛ باتوں باتوں میں اُن سے
خوب کالی ہو رات خوش ہو جائے

17جون 2021ء

احساس (قطعہ)

تری قربت کی اب حسرت نہیں باقی رہی بالکل
مجھے ہے حکم دل کا اس سے اب فریاد مت کرنا
ترا ابریشمی بستر مبارک تیری نیندوں کو
مجھے سونے سے پہلے اب کبھی تم یاد مت کرنا

08اپریل 2021ء

بے بس (قطعہ)

نہ جام ہے نہ ہی ساقی ہے اور تم بھی نہیں
جئیں اگر تو جئیں کس کے ہم سہارے پر
نہ ڈوب سکتے ہیں یاں پر نہ ہی ابھر سکتے
کہ ہیں پہنچ چکے اک دلدلی کنارے پر

24 مئی 2020ء

تیری یاد (قطعہ)

جب بھی فارغ ہوں تب خیالوں میں
تیری صورت ہی جگمگاتی ہے
رات دن جاگتے ہی رہتے ہیں
عشق میں نیند کس کو آتی ہے ؟

08 جولائی 2021ء

جانتی ہونا؟ (قطعہ)

کھو گیا تو نہیں ملوں گا پھر
اہمیت میری جانتی ہونا؟
قرب حاصل نہیں اگر، نہ سہی
مجھ کو اپنا تو مانتی ہونا؟

27 جون 2021ء

اعتراف (قطعہ)

بے غرض ہوں شراب و مینا سے
روز ملتا ہوں اُس حسینہ سے
میں تو ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں
پیار کرتا ہوں میں نگینہ سے

12 مئی 2020ء

انتخاب (قطعہ)

چاندنی رات ہے، شراب بھی ہے
وہ بھی ہے ساتھ، بے حجاب بھی ہے
آج کی رات کر دوں اُس کے نام
اِس میں حکمت بھی ہے، ثواب بھی ہے

05 مارچ 2020ء

تعارف (قطعہ)

پوچھنا چاہتا ہوں آپ سے جو
مجھ سے وہ ہی سوال کرتے ہیں
پوچھتے مجھ سے ہیں کہ کون ہوں میں ؟
آپ بھی تو کمال کرتے ہیں!

23 مئی 2020ء

روحِ ادب (سہ مصرعی)

ہے ادب اپنا محترم افراد
جسمِ عورت سے لطف پانے کی
اک مسلسل پیاس کی روداد

28 اپریل 2020ء

اقراء (سہ مصرعی)

تو کلی تھی، پری تھی اور نہ حور
اقرا بھائی کو کیسے بھائی کی
جان لینے پہ کر دیا مجبور؟

02 مئی 2020ء

اندیشہ (قطعہ)

چور لگتی ہو شکل سے ہی تم
دل چرا لو گی مجھ کو لگتا ہے
مست نظروں سے دیکھ کر ایمن
مار ڈالو گی مجھ کو لگتا ہے

16 مئی 2020ء

شاید (قطعہ)

سامنے سے میں اُس کے جب گزرا
رہ وہ حیران تو گئی ہو گی
مجھ کو برسوں کے بعد دیکھ کے وہ
مجھ کو پہچان تو گئی ہو گی

20 مئی 2020ء

شکوہ (قطعہ)

جو اپنے مقدر پہ ہو راضی کوئی ایسا
ہم کو کہیں قسمت کا سکندر نہیں ملتا
جو لڑکیاں بے کار ہیں، ملتی ہیں ہزاروں
اچھی سی کسی لڑکی کا نمبر نہیں ملتا

03 جون 2020ء

ضرورت برائے رشتہ (قطعہ)

آپ داماد ڈھونڈتے ہوں گے
مجھ کو بھی ساتھی کی ضرورت ہے
آپ سے اچھنے کی ہے مجھ کو امید
آپ کی بیٹی خوبصورت ہے

07 جون 2020ء

دوام (شعر)

نہ موت کا سامنا کرے گی نہ کچھ قیامت کا خوف اُس کو
مجھے خوشی ہے مری مَحبّت ہمیشگی تک جواں رہے گی

10 اکتوبر 2020ء

بے کیف حسن (قطعہ)

بہت دن ہو گئے بے کیف سا ہے حسن دنیا کا
نہ وہ سرخی شفق میں ہے نہ وہ شبنم سحر میں ہے
ترا چہرہ نہیں، جس دن سے آنکھوں پر ہوا تاباں
نہ تاروں میں ضیاء ہے، نہ چمک شمس و قمر میں ہے

08 اپریل 2020ء

انتقام (قطعہ)

تیز باہر ہے ہو رہی برسات
اِن ہواؤں کے شور کو سمجھو
دور منہ موڑ کے ہو بیٹھے ہوئے
کون سا انتقام لیتے ہو؟

13 جون 2020ء

جھوٹ (قطعہ)

مسکرانا تو میری عادت ہے
آپ سے تو ذرا بھی پیار نہیں
میری عادت ہے جاگنا شب بھر
آپ کا مجھ کو انتظار نہیں

13 جون 2020ء

سشانت سنگھ راجپوت (قطعہ)

لوگ شاید بجا نہیں کہتے
موت کا انتظار ہے ہم کو
زندگی گرچہ ہم کو پیاری ہے
موت پر اختیار ہے ہم کو

15 جون 2020ء

پیشین گوئی (قطعہ)

آج کے مہکے مہکے پھولوں کو
وجہ تسکین بن چکی ہوں گی
ننھی ننھی یہ آج کی پریاں
کل خواتین بن چکی ہوں گی

30 جولائی 2021ء

نئی نئی جوانی (قطعہ)

ڈوب کر حسن کے خیالوں میں
دھیان رکھتی نہیں نظر اپنا
یاس کی اِس وسیع دنیا میں
ڈھونڈتی ہے وہ ہم سفر اپنا

12 اکتوبر 2021ء

ناگفتہ بہ (قطعہ)

خواہشیں روح میں سلگتی ہیں
کیسی حالت ہے مہرباں میری؟
خود سمجھ لو نا میری آنکھوں سے!
کہہ نہیں پائے گی زباں میری

13 اکتوبر 2021ء

بُعد (قطعہ)

دیر ہے بس ارادہ کرنے کی
ہاں! بدل سکتا ہوں میں تقدیریں
بھاگ جاؤں میں قید خانے سے
پر ترے بازوؤں کی زنجیریں!

14 اکتوبر 2021ء

جھوٹا (قطعہ)

تم کو باتیں بنانا آتا ہے
گرہیں رازوں کی کھولتے ہو تم
بھانپنا میں نے تم سے سیکھا ہے
جھوٹ پر جھوٹ بولتے ہو تم

17 اکتوبر 2021ء

بے بسی (افسانہ)

قدم ہیں مضمحل اور بند راہیں
مسیحا ڈھونڈتی ہیں یہ نگاہیں
میں کیا بیٹھا ہوا ہوں منہ بنا کر
مری قسمت میں نہ خوشیاں نہ آہیں

21 اکتوبر 2021ء

عجلت (قطعہ)

نگاہوں میں لیے عالم کا جادو
کوئی تعویز کر مجھ پر رہا ہے
کوئی روحوں کی بھی خلقت سے پہلے
قیامت کی منادی کر رہا ہے

21 اکتوبر 2021ء

لاعلمی (قطعہ)

کیا خبر کس نے بے وفائی کی؟
کیا خبر کس کا انتظار نہیں؟
پہلے سب دنیا اختیار میں تھی
اب تو خود پر بھی اختیار نہیں

24 اکتوبر 2021ء

یہ بھی (قطعہ)

بہار آنے پہ پھر سے جوان ہو رہی ہے دل
وہ ایک آرزو جو درد کے جہاں میں دبی ہے
عرب میں ہے مراقبہ تو ہے عجم میں مرا گھر
مری عنب عجمی ہے مراکدہ عربی ہے

10 دسمبر 2019ء

ستے ہوا (قطعہ)

گنگا میں استھیاں ہمیں دل کی
ناصحوں کا کلام ستے ہوا
اُس صنم نے جسے کہا اپنا
اُس کا ہی رام نام ستے ہوا

14 فروری 2022ء

غیر ازدواجی رخصت (قطعہ)

میرے شوہر نہ دیکھ لیں تم کو
وہ ہیں ایسے معاملے میں سخت
اب چلے جاؤ، کل پھر آ جانا
اُن کے آنے کا ہو گیا ہے وقت

22 مارچ 2022ء

داشتہ کی ہدایت (قطعہ)

ایسا کرنے سے اُس کو شک ہو گا
گھر میں جاتے ہی تم نہانا مت
کیا تعلق ہمارے بیچ میں ہے
اپنی بیوی کو تم بتانا مت

12 اپریل 2022ء

پھر جہانِ خیال میں یہ دل
تم کو کرتا تلاش پھرتا ہے
ناظم زرسنر